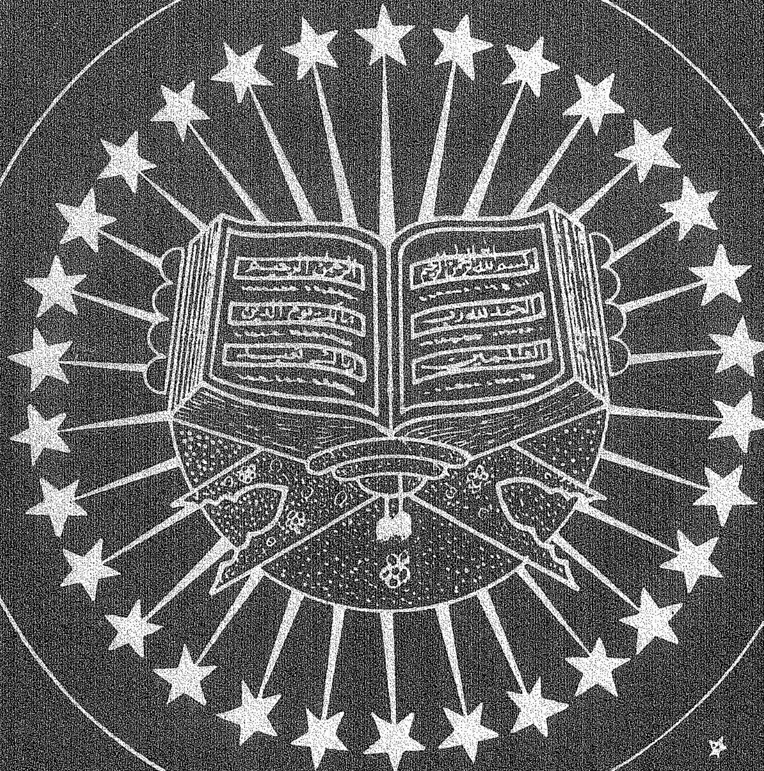
ہفت روزہ خدام الدین لاہور



بانی ادارہ : شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ

احادیث الرسول ﷺ

آدابِ معاشرت

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَّكُونَ كُفْرًا وَّكَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَّغْلِبَ الْقَدَرَ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ وَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غربت اور محتاجی کفر کا سبب بن سکتی ہے۔ اور حسد تقدیر پر غالب آنے کے قریب ہے اور حضرت جابرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ جس نے اپنے بھائی سے معافی مانگی لیکن اس نے اسے معاف نہیں کیا تو اس کو ایسا گناہ ہوگا جیسے ظلم سے کسی کا مال چھیننے والے کا۔

اسلام میں جو زکوٰۃ فرض کی گئی ہے اجتماعی زندگی میں اس کے بڑے بڑے فائدے ہیں۔ ایک فائدہ تو یہی ہے کہ اس سے امت کی اقتصادی زندگی برقرار رہتی ہے۔ زکوٰۃ سے اصل محتاجوں اور فقیروں کی مدد کی جاتی ہے غریبوں اور مفلسوں کی اس طرح حاجت پوری کرنے سے ایک طرف تو ان کی عزت قائم رہتی ہے دوسری طرف سوسائٹی پر اعتماد رہتا ہے اور دل کو اطمینان رہتا ہے۔ یہ اطمینان نہ ہو تو بہت زیادہ پریشانیوں کا باعث ہونے کے علاوہ ایک محتاج کے دینی عقیدے بھی بگڑ سکتے ہیں۔ اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ اللہ نے مجھے مفلس اور دوسروں کو مالدار کیوں بنایا ہے۔ یہ خیال بہت سی برائیوں کی جڑ ہے۔ اول تو اللہ کی تدبیر اور حکمت کا انکار ہے (نعوذ باللہ) جو کفر کے قریب ہے۔ دوسری طرف اس کے دل میں حسد پیدا ہو سکتا ہے اور حسد ایسی بری بلا ہے کہ آدمی کو بدبختی کی طرف کھینچتی ہے۔ اس سے اس بات کا خوف پیدا ہو جاتا ہے کہ اس کی خوش قسمتی بدل کر بدقسمتی نہ بن جائے۔ اسی بدقسمتی کو حدیث میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ اس کی شامت اتنی زبردست ہے اگر کوئی چیز بھی تقدیر کو بدل سکتی تو وہ چیز حسد ہی ہو سکتی تھی۔ حسد ایک بہت خوفناک بلا ہے۔

دوسری حدیث میں لوگوں کے قصور معاف کرنے کے لئے تیار رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور ڈرایا گیا ہے کہ جس نے معافی مانگنے والے کو معافی نہ دی تو اس کا یہ گناہ ایسا ہی گناہ ہوگا جیسے زبردستی کسی دوسرے کے مال کے چھیننے والے کا ہوتا ہے۔ مکس وہ ٹیکس ہے جو ظالم بادشاہ یا دوسرے رئیس اپنی رعایا سے زبردستی خود عیش اڑانے کے لیے وصول کرتے ہیں۔ جو بڑا زبردست گناہ ہے۔

مساوات

عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْسَابُكُمْ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلَى أَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ آدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَأُوْهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بِدِيْنٍ وَّتَقْوَى وَكَفَى بِالرَّجُلِ أَنْ يَّكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا۔

ترجمہ: حضرت عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تمہارے خاندانی نسب ایسے نہیں کہ دوسروں



رئیس الادارہ: جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور ○ رئیس التحریر: حضرت مولانا مفتی محمود ○ مدیر: محمد سعید الرحمن علوی

فی پرچہ : ایک روپیہ

سید بنوریؒ کا وصال اور ہماری ذمہ داریاں

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس وحشت ناک خبر سے سارا ملک نہیں، جی نہیں ساری دنیا آگاہ ہو چکی ہے اور پورے عالم میں ایک کہرام بپا ہے۔ "ویرانے" کی بربادیوں میں پہلے کیا کمی تھی کہ ایک اور حادثہ رونما ہو گیا اور ایسا حادثہ جو آج کے دور میں اپنی شدت و وسعت کے اعتبار سے بہت ہی زیادہ سخت ہے۔ آج ہر کسی کے کانپتے ہونٹوں پر یہ سوال ہے ؎

غزالاں تم تو واقف ہو کہو مجنوں کے مرنے کی
"دوانا" مر گیا آخر کو "ویرانے" پہ کیا گذری!

وہ مجنوں جس نے لیلائے "علم و معرفت" کی خدمت و چاکری کو اپنی زندگی کا مشن بنایا، اسی راہ میں قربان ہو گیا۔ اور وہ کیا اُٹھا کہ "بہار کے دن روٹھ گئے"! اور بے ساختہ دل نے گواہی دی کہ

؎ مجنوں جو مر گیا تو جنگل اداس ہے

حالات کی اٹھتی بیٹھتی لہریں اور تعلیم و عرفان کے کساد بازاری کے پیشِ نظر نسلِ نو سید بنوری کے حقیقی مقام سے آگاہ نہیں ہو گی۔ اور ہو بھی کیسے وہاں تو اہل خرد اس کا گلا گھونٹ چکے ہیں۔ صدائے لا الٰہ جو اس کی زندگی کی بنیاد تھی وہی دب چکی دب رہی ہے اور چاروں طرف ایک خاموشی اور سناٹا ہے جی ہاں گویا سکوتِ مرگ! جس دنیا اور متاعِ دنیا کے حصول کی ایک دوڑ ہے جو ہر کسی کو نفسی نفسی کے چکر میں مبتلا کیے ہوئے ہے۔ اس پریشان ماحول میں کسی کو کیا خبر کہ وہ کون تھا جو ہماری بزم کو سونا کر گیا۔ تو آیئے ہم آپ کو بتائیں۔

دورِ اکبری و جہانگیری کے مجددِ اعظم حضرت الشیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ کے خلیفہ اعظم حضرت سید آدم بنوری علیہ الرحمہ کی نسل سے اس کا تعلق تھا۔ سرزمین پشاور اس کی جائے پیدائش تھا اور اسے علمی دنیا میں امام العصر محدث کبیر و شہیر حضرت الشیخ العلام محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانشینی کا شرف حاصل تھا۔ سچ مچ کی جانشینی کہ آج تو محض بڑے آدمی کا بیٹا ہونا ہی صاحبزادگی و جانشینی کی معراج ہے چاہے وہ کائنات کا سب سے بڑا نا اہل ہو لیکن نہیں جناب اس کا علامہ کاشمیری سے کوئی رشتہ نہ تھا ہاں اس نے اس کے حضور زانوئے تلمذ تہہ کیے تھے اور اکتسابِ فیض میں اپنی توانائیاں صرف کر دیں تو قدرت نے اسے

انور شاہؒ کی جانشینی کا لازوال شرف عطا فرما دیا۔

جانتے ہو انور شاہؒ کون تھے؟ مفتی اعظم ہند جو حنیفہ وقت مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی علیہ الرحمہ نے علامہ کاشمیریؒ کی وفات پر تعزیتی جلسہ میں فرمایا تھا کہ:۔

"آج ہم نے ایک لائبریری کو دفنا دیا"

وہی امام العصر کاشمیری جن کے متعلق علامہ اقبالؒ نے کہا تھا:۔

"محل نور تجلی است رائے انور شاہ"

اسی امام العصر کے جانشین سیّد بنوری تھے۔ گورا چٹا رنگ اور عربی لباس میں ملبوس اس مرد فقیہ و غیور کی علمی وجاہت معلوم کرنی ہو تو حرمین شریفین اور قاہرہ و بغداد کے اہل علم سے جا کر پوچھو، جو اس کے لیے دیدہ و دل فرش راہ کرتے تھے۔

جسے کئی مرتبہ حرم مکی و مدنی میں اعتکاف کی سعادتیں نصیب ہوئیں جس نے خدا کے گھر کے سینکڑوں نہیں ہزاروں طواف کئے، جسے قدرت نے غیرت دینی سے بے پناہ حصہ عطا فرمایا تھا۔

واقعات بے شمار ہیں۔ لیکن ایک واقعہ نہیں بھولتا ایوب خاں کے دور آخر میں راولپنڈی کے مرکزی شہر میں اسلامی کانفرنس ہوئی جس میں دنیا بھر کے سکالر اور اہلِ علم و تحقیق مدعو تھے۔ ابتدائی اجلاس جو ایک مرکزی ہوٹل کے وسیع لان میں منعقد ہوا پاکستان کے ایک تجدد پسند نے تقریر کی وہ اجتہاد کے دروازے چوپٹ کھول کر ہر ایرے غیرے کو "مجتہد" بنانے کے چکر میں تھا۔ شوخی کی حد اس وقت ہو گئی جب اس نے حضرت عمر فاروق اعظمؓ کے متعلق کہہ دیا کہ انہوں نے نبی اُمّی کے فلاں فلاں فیصلے کے خلاف اجتہادی شان کا مظاہرہ کیا اور مستقل فیصلے کئے۔

توضیح یہ ہے کہ اس وقت جن دو بز[illegible] اٹھ کر اسے سرِ عام ٹوکا اور ایسا کہ پھر اسے [illegible] نہ ہوئی۔ ان میں سے ایک سیّد بنوری اور دوسرے انہی کے شریک سفر مفتی محمود تھے۔ سیّد بنوری کی گرجدار آواز، وہ اس طرح پاٹ دار آواز میں بولے کہ میاں تجدد پسند سکتے میں آ گئے۔ سید بنوری کی غیرت دینی کا وہ ایک منظر تھا جو چشم فلک نے کم دیکھا۔ اور یہ تو کل کی بات ہے۔ بھٹو آمریت ان کے عظیم و بے نظیر مدرسہ و مسجد کو اوقاف میں لینے کے لیے پر تول رہی ہے۔ تقاضہ ہے کہ علماءِ حق کے مشن و تحریک کے خلاف جس کی قیادت مفتی محمود کر رہے ہیں بیان دے دیں گے لیکن مردِ مومن کی گردن غیر اللہ کے دروازے پر کیسے جھکتی۔ آپ نے ذرہ برابر پرواہ نہ کی اور پھر یہ بھی ہوا کہ آپ جیسے اہل حق کو پریشان کرنے کی پاداش میں بھٹو آمریت ڈوب گئی اور ایسی کہ توبہ بھلی!

علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی علمی جانشینی کے ساتھ اس مرد قلندر کو "قادیانیت کے تعاقب" میں بھی استاذ مرحوم کی جانشینی کا شرف حاصل ہوا۔ پہلے تو تحریر و تقریر اور دوسرے ذرائع سے اس محاذ پر کام کیا۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی و رہنمائی کرتے رہے لیکن پھر وہ وقت بھی آیا کہ مجلس کے اکابر امیر شریعت بخاری، قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی اور مولانا لعل حسین رحمہم اللہ تعالیٰ سبھی اللہ کو پیارے ہو گئے تو آپ نے اس محاذ کو باقاعدہ سنبھالا۔ ادھر "امارت" کی ذمہ داریاں ناتواں کندھوں پر پڑیں، ادھر ربوہ ریلوے سٹیشن کے واقعہ کے پیش نظر تحریک ۱۹۷۴ء سر پر آ گئی۔ پھر یہ آپ کا سوز دروں تھا، محنت تھی، للہیت و خلوص تھا کہ پوری ملت آپ کی قیادت میں مجتمع ہو گئی اور آخر مرزائیت آئینی طور پر اپنی موت آپ مر گئی۔

سیّد بنوری سلسلہ طریقت میں مرشد تھانوی کے باقاعدہ مجاز تھے اور ایمانداری کی بات یہ ہے کہ انہیں دیکھ کر اور ان کی مجلس میں بیٹھ کر ایک عجیب احساس و تاثر پیدا ہوتا تھا۔

گو کہ عمر عزیز کا اکثر حصہ عملی سیاست سے کنارہ کشی رہی تاہم جتنا کام کیا وہ اہل حق کے سٹیج پر، مثلاً تقسیم سے قبل کچھ وقت جمعیۃ علماء ہند کے ذمہ دار لوگوں میں شامل رہے تو تقسیم کے بعد ایک مرحلہ پر جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر، علماء اور اہل حق سے بے پناہ تعلق و محبت اور چھوٹوں پر شفقت دیدنی

تھی، ابھی چند دن پہلے اسیر مالٹا کے رفیق مولانا عزیر گل سے مل کر تشریف لائے۔

بیرونی دنیا سے کوئی معزز آئے سیّد بنوری کی میزبانی نہ ہو، ناممکن ہے۔ امام مکہ ہوں کہ مدینہ، محدث شہیر مولانا محمد زکریا سہارنپوری ہوں یا جانشین شیخ الاسلام مولانا محمد اسعد مدنی سبھی آپ کو جامعہ عربیہ نیو ٹاؤن میں نظر آئیں گے۔

آہ! کہ آج وہ عظیم دینی درسگاہ جو اپنی مثال آپ تھی اپنے بانی سے محروم ہو چکی ہے۔ بچیاں باپ اور عظیم باپ کے سایہ پدری سے محروم ہو گئے۔ مولوی محمد بنوری بہ صفت موصوف باپ کی تربیت سے محروم، مجلس تحفظ ختم نبوّت کے سر سے امیر ذی وقار کا سایہ اٹھ گیا کراچی میں اہل حق کی آرزوؤں کا آنگن اجڑ گیا اور ملت ایک عظیم دینی رہنما سے محروم ہو گئی۔ اسلامی مشاورتی کونسل میں مولانا کا وجود جو حیثیت رکھتا تھا۔ اس کی مثال آسمان کے ستاروں میں قطب ستارہ کی سی تھی۔ قدرت کی اپنی حکمتیں ہیں نہ معلوم اسے کیا منظور ہے۔ بہرحال خانقاہ علم کی رونقیں اس محدث العصر کے دم سے وابستہ تھیں آہ کہ کس تیزی سے اہل علم و عرفان اٹھ رہے ہیں شاید کہ قیامت کی گھڑی سر پر آ گئی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے اہل علم کے اٹھ جانے کو قرب قیامت کی نشانی قرار دیا۔

بہر حال وہ تو اپنی عمر عزیز کی ستر بہاریں بڑے پرشکوہ انداز میں پورے کر کے چلے گئے۔ اب ان کے نام لیواؤں کا کام ہے کہ وہ ان کی مشن کی تکمیل کے لیے کیا کرتے ہیں؟ ان کی علمی نشانی مدرسہ عربیہ کراچی ہے جو ملت کی عظیم متاع ہے۔ اس کی بھرپور نگرانی و حفاظت ورثاء کا بنیادی فرض ہے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے لیے قادیانیت کے متعلق آئینی ترمیم کو عملی شکل دکھلانے کا کٹھن مرحلہ ہنوز باقی ہے اور روح بنوری کا تقاضا یہی ہے کہ اٹھو اور خرمن باطل پہ قہر الٰہی بن کر برس پڑو۔

پروردگار عالم ان کی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

پسماندگان و متعلقین ہی نہیں ساری ملت مستحق تعزیت ہے۔ خود ہم بھی ان کے نام لیواؤں میں شامل ہیں

آہ! مولانا بنوری

عاشقِ ختم الرسل تھا، رہنما ملت کا تھا
اک جنوں سر میں ترے اسلام کی خدمت کا تھا

اب کہ تیرے خواب کی تعبیر کا امکان ہے
تو ہی کہہ دے کیا یہی موقع تری رخصت کا تھا؟

وقار انبالوی ۔ نوائے وقت ۱۹ ؍ اکتوبر ۷۷ء

کلیجہ پھٹ رہا ہے کہ وہ محبوب نورانی صورت آنکھوں کے سامنے اوجھل ہو گئی۔

مولائے قدوس اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ اور سید ذی وقار کے مشن کے لئے تن من دھن قربان کرنے کا عزم و حوصلہ نصیب فرمائے۔ آمین!

غمزدہ علی ۲۰ ؍ اکتوبر ۷۷ء
بیت الشاد

تونسہ کا حادثہ!

اخبارات کی یہ خبر کتنی اندوہناک ہے کہ تونسہ کے قریب بس کا المناک حادثہ ہوا جس سے ۲۷ افراد جان بحق ہو گئے اور متعدد زخمی۔ حادثہ کے اسباب تحقیق کے بعد معلوم ہو سکیں۔

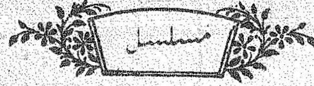
ہم ناگہانی آفت کا شکار ہونے والوں کے لئے دعا گو ہیں کہ جو زندگی کا سفر پورا کر گئے۔ خدا ان کی مغفرت کرے اور زخمیوں کو صحت کلی عطا فرمائے۔

(ادارہ)

ضروری اعلان: مجلس تحفظ ختم نبوت کے آرگن لولاک کی ۱۹۷۶ء میں حضرت السید بنوری سے ایک یادگار ملاقات کی قلمی تصویر اور راولپنڈی میں شیخ کے سفر آخرت کا آنکھوں دیکھا حال۔ آئندہ شمارہ میں۔ انشاء اللہ تعالیٰ (ادارہ)

افاداتِ محمود

مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمود زید مجدہم کے ارشادات



ضبط و ترتیب : مولوی محمد یوسف خان

عوام منطقی دلائل نہیں چاہتے بلکہ خطابی دلائل سے مانتے ہیں!

لہٰذا معلوم ہوا کہ قرآن مجید کا خطاب پوری انسانیت سے ہے۔ اور اس کا مخاطب عام ہے۔ اور عوام منطقی دلائل سے نہیں مانتے اور نہ ہی یہ چاہتے ہیں۔ بلکہ عوام خطابی دلائل مانگتے ہیں اور اسی کو مانتے ہیں۔

قرآن میں ابواب و فصول نہیں ہیں

اسی طرح عام مصنفین یہ کرتے ہیں کہ جب انتقال ہوتا ہے۔ ایک مطلب سے دوسرے مطلب کی طرف وہاں کتاب کو ابواب و فصول پہ تقسیم کر کے مرتب کیا جاتا ہے۔ جیسے ابواب الطہارۃ، ابواب الصلوٰۃ یا کتاب الزکوٰۃ، کتاب الحج وغیرہ اور اس باب یا فصل میں کسی دوسری قسم کے مسائل کا ذکر نہیں ہوتا۔

لیکن قرآن کریم میں یہ طریقہ نہیں ہے کہ ایک سورت یا ایک رکوع میں ایک ہی قسم کے مسائل کا ذکر ہو بلکہ ایک ہی سورت میں مختلف احکام ہیں اور جگہ جگہ مختلف مسائل کا ذکر ایک ہی رکوع میں کیا گیا ہے۔

لیکن چونکہ آپ کے ذہن میں موجودہ مصنفین کی کتابوں کا تصور ہے۔ اس لیے آپ کو عادت ہے ابواب تلاش کرنے کی۔ لیکن قرآن کریم میں ابواب تلاش کریں تو یہ نہ

اگرچہ بعض علماء نے تکلف کر کے ربط آیات و ربط سورۃ پر بہت کچھ لکھا ہے۔ لیکن ان کا یہ کام ایک تکلف محض ہے۔ فی الحقیقت قرآن ان کا پابند نہیں ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ قرآن عام لوگوں سے بات کرتا ہے۔ اس کا تعلق اس دیہاتی سے بھی ہے جس نے الف یا با نہیں پڑھی۔ ورنہ ابواب و فصول ہوتے تو کس طرح سمجھے۔

قرآن میں بیان کردہ قمری ماہ و سال عوام کے لئے بہت آسان ہیں

قرآن کریم میں جن مہینوں کا کلیہ ہے وہ تمام ماہ رؤیت ہلال سے متعلق ہیں۔

معلوم ہوا کہ اسلام میں قمری ماہ و سال ہیں۔ اسی وجہ سے فرمایا۔ یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج ۔۔ (الآیۃ)

لیکن دوسرے لوگ شمسی ماہ و سال استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان کے ماہ و سال سمجھنے کے لیے خواص کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ مشہور ہے کہ قمری ماہ کا پتہ نہیں چلتا۔ یہ تو بے وقوفی ہے۔ ورنہ شمسی سال میں کیا علامت ہے کہ ایک دیہاتی بھی اندازہ لگالے کہ آج جنوری کی پہلی تاریخ ہے۔

لیکن قمری ماہ میں واضح علامت چاند کی ہے کہ ایک

میں رہنے والا ، صحراؤں کے دامن میں رہنے والا یہ معلوم کرلے کہ آج چاند کی کیا تاریخ ہے اور اس علامت ماہ و سال کو عالم جو میں رکھا گیا کہ کرہ ارض پر کوئی شخص اس قدرتی کیلنڈر سے شاکی نہ رہے اور ہر آدمی اس کو دیکھ کر تاریخ معلوم کر سکے۔

حرکت شمس سے سال بنانا جعلی ہے

اور یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ شمسی سال کی تقسیم بارہ ماہ پر جعلی ہے. دراصل شمس اپنی حرکت ایک دائرہ کی ایک سال میں مکمل کرتا ہے۔ اور قمر ہر ماہ دائرہ پورا کرتا ہے۔ مثلاً شمس اگر آج حمل میں ہے تو دوبارہ پورے سال بعد حمل میں آئیگا۔ اور اس کو لوگوں نے بارہ پر تقسیم کر دیا ہے۔ لیکن قمر ہر ماہ کو حرکت ذاتی سے براہ راست ثابت کرتا ہے اور قمری حرکت ایک ماہ کی بالکل واضح ہے۔

اب دیکھئے کہ حرکت شمس ایک دائرہ میں تین سو پینسٹھ دن چھ گھنٹے ہوتی ہے۔ اب ۳۶۵ دنوں کو تو ۳۱-۳۰-۲۸ کے مہینوں میں تقسیم کر دیا ہے لیکن ۶ گھنٹے ہر سال باقی رہ جاتے ہیں تو ۴ سال بعد ۲۴ گھنٹے بچ گئے۔ لہٰذا انہوں نے کہا کہ چار سال بعد فروری کا مہینہ ۲۸ دن کے بجائے ۲۹ دن کا ہوگا اور اس میں وہ بچت شامل کر لی۔ تو یہ بالکل جعلی ہے۔ لیکن اسلام ہمیشہ اس بات کی تائید کرتا ہے جس کا تعلق عوام سے ہو۔ کیونکہ قرآن کا تعلق عوام سے ہے۔ اسی وجہ سے قرآن نے قمری مہینہ کو ترجیح دی ہے۔

کیا شان نزول کا بیان کرنا ضروری ہے

عام طور پر لوگ تفسیر میں سبب نزول (شان نزول) کو بھی بیان کرتے ہیں تو وہ ایک قصہ نزول بھی پیش کرتے ہیں کہ یہ شانِ نزول ہے۔

یہ بھی مشکل مسئلہ ہے۔ دراصل سبب نزولِ قرآن یہ قصص نہیں ہیں۔ بلکہ اصلاح نفوسِ بشر یہ سبب ہے اور دفع عقائدِ باطلہ مقصود ہے۔

بالخصوص آیات مخاصمہ کا سبب نزول الرد علی العقائد باطلہ ہے۔ کیونکہ پہلے عقائدِ باطلہ موجود تھے پھر ان کا رد نازل ہوا۔ تو یہی عقائد باطلہ ان کا سبب نزول ہوں گے اور اگر یہ عقائد باطلہ نہ ہوتے تو یہ کیوں نازل ہوتیں۔

اسی طرح مظالم موجود ہیں تو وجود مظالم فی المکلفین یہ سبب ہے نزول آیات التذکیر۔ اور اسی وجہ سے تذکیر بالموت وما بعد الموت و تذکیر آلاء اللہ کا ذکر کیا ہے۔

قصص کے بیان کو سبب نزول کے بیان کرنے میں کوئی دخل نہیں

بیان قصص کو اسباب نزول کے بیان میں کوئی زیادہ دخل نہیں ہے۔ البتہ بعض آیات ایسی ہیں کہ خود آیت میں کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوا تھا یا پہلے۔ تو جب تک سامع کے سامنے اس واقعہ کا بسط کے ساتھ ذکر نہ ہو تو یکون السامع بالانتظار یعنی سننے والا اس کا منتظر ہوگا کہ متکلم قصہ کی تفصیل ذکر کرے۔ تو ایسی صورت میں واقعہ بیان کر دیا جاتا ہے۔

جیسے قرآن مجید میں آیا۔

الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم ۔(الآیہ)

شانِ نزول کیا ہے؟

اب یہاں ایک قصہ کی طرف اشارہ ہے۔ لہٰذا سامع منتظر ہے کہ قصہ کیا تھا۔ طبیعت مطمئن نہیں ہوتی۔ تو اس کے بیان کرنے کو شان نزول کہتے ہیں۔ لہٰذا اس آیت کا شانِ نزول یہ ہوا کہ ابوسفیان کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ ہوا تھا کہ فلاں دن اگلے سال بدر میں اکٹھے ہوں گے جب وقت آیا تو مخالفین نے غلط خبر اڑا دی کہ بدر میں تو بہت سارے لوگ جمع ہیں۔ یہ اس لیے کہ تاکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں نہ جائیں اور وعدہ خلافی کا الزام (نعوذ باللہ) آپ پر آجائے۔ تو کچھ لوگوں نے کہا کہ نہ جانا چاہیئے۔ لیکن

(باقی ۲۰ پر)

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری

غزالی اور رازی کے قافلہ سے بچھڑا ہوا ایک عظیم انسان

•

جانشین شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عبید اللہ انور مدظلہم

افضل العلماء رئیس المحدثین حضرت العلام مولانا سید محمد یوسف بنوری رح جو پاکستان اور دنیائے اسلام میں اسلامی علوم کی ترویج و اشاعت کے لیے کم و بیش نصف صدی سے سرگرم عمل تھے۔ اسلامی قوانین کی ترتیب و تدوین کا مقدس فریضہ سرانجام دیتے ہوئے ۱۷ اکتوبر کو راولپنڈی میں رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مولانا بنوری رح علوم نبوت کے وارث تھے۔ اور بالخصوص علم حدیث کی ترویج اور توضیح و اشاعت کے سلسلہ میں انہوں نے جو عظیم خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا ایک روشن باب ہیں۔ خاتم المحدثین حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رح کی علمی وراثت کو جس طرح مولانا بنوری رح نے سنبھالا اور جس محنت و جانفشانی سے اپنے عظیم استاد کے معارف و فیوض کو آئندہ نسل کے لیے محفوظ کرنے اور پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیا وہ انہی کا خاص حصہ ہے اور ان کی وفات سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے درحقیقت حضرت علامہ انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہٗ صحیح معنوں میں آج ہم سے جدا ہوتے ہیں۔ حضرت بنوری قدس سرہ العزیز احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح میں اپنے مخصوص انداز میں جب اسرار و نکات بیان فرماتے تو یوں لگتا تھا کہ غزالی رح رازی رح اور ابن رشد رح کے قافلہ میں سے ایک نابغہ بچھڑ گیا تھا جس سے استفادہ کی سعادت اللہ تعالےٰ نے ہمیں نصیب فرمائی ہے۔

علامہ بنوری رح کو نہ صرف علوم قدیمہ پر عبور حاصل تھا بلکہ عصری مسائل اور تقاضوں پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ وہ عصر حاضر کے جدید تعلیم یافتہ طبقہ اور نابغہ اصحاب کو بھی اسلامی احکام و مسائل منطق و استدلال کے ساتھ تسلیم کرانے کی صلاحیت سے کما حقہ بہرہ ور تھے۔ اور دورِ حاضر کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی احکام و مسائل کی تدوین و استنباط کے سلسلہ میں ان کا روشن کردار اور وسعت نظری کے ساتھ ساتھ قابل تقلید راسخ العقیدگی کا پرجوش اظہار آج ملک کے ہر طبقہ اور مکتب فکر سے خراج تحسین وصول کر رہا ہے۔

آپ نے نہ صرف نو تشکیل شدہ اسلامی نظریاتی کونسل میں اسلامی قوانین کی تدوین و ترتیب کے لیے نمایاں جدوجہد کی۔ بلکہ اپنے قائم کردہ مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی میں مختلف اسلامی موضوعات پر تحقیق اور ریسرچ کے لیے تخصص (پی۔ ایچ۔ ڈی) کے شعبے قائم کر کے عصر حاضر کی ایک اہم دینی و ملی ضرورت کی تکمیل کی طرف انقلابی پیش رفت فرمائی۔ جو ان کی زندگی کا سب سے اہم اور نمایاں کارنامہ ہے۔

علامہ مرحوم صرف پاکستان کے لیے ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے ایک متاعِ عزیز تھے اور عرب و عجم

(باقی ۱۶ پر)

حق والوں کا ساتھ دینا کامیابی کا راستہ ہے



حضرت الامام الشاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ کے طرز پر قرآنِ کریم پڑھانے والے شیخِ کبیر محدثِ شہیر حضرت درخواستی مدظلہم نے دورۂ تفسیر کے اختتام پر جو ارشادات فرمائے اس کو مولانا محمد یعقوب احسن نے مرتب کیا ہے۔ ہم شکریہ کے ساتھ یہ ارشادات اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ —— (مدیر)

آج جمعہ کا دن ہے۔ عیدگاہ میں اجتماع ہو رہا ہے۔ بخاری شریف کے اختتام پر بھی یہاں جلسہ ہوتا ہے۔ پھر شعبان میں دورۂ تفسیر شروع کرایا جاتا ہے۔ دور دراز کا سفر کر کے طلباء آتے ہیں اگرچہ قرآنی عجائبات اور علوم کے لیے یہ دو مہینے بہت کم وقت ہے۔ تاہم قرآنِ مجید سمجھنے اور پڑھنے کا طریقہ جاتا ہے۔

آج دورۂ تفسیر ختم ہو رہا ہے۔ اب آخری تین سورتیں پڑھائی جائیں گی۔ تمام لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ اس ختم میں شرکت کریں تاکہ تمہارا نام بھی طالبینِ قرآن میں شامل ہو جائے۔

تمام طلبہ برابر نہیں ہوتے :

حضور علیہ کے مدرسہ میں پڑھنے والے طلباء بھی مراتب میں مختلف تھے۔ "تھے تمام روشن ستارے"۔ کوئی زیادہ چمک والا تھا کوئی کم۔ اِن میں سے صدیق کی شان نرالی تھی۔ صدیق کے تعلق کا نرالا انداز تھا۔ جب حضور علیہ السلام صدیق کے گھر تشریف لائے صدیق نے دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ فداہ ابی و امی اس وقت کیسے آنا ہوا۔ فرمایا صدیق ایک راز کی بات کہنا چاہتا ہوں۔ اُذن ملی مجھے ہجرت کا حکم مِل گیا ہے۔ حضرت صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی ساتھ چلوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ وسلام نے فرمایا میں تیری وجہ سے رہ گیا ہوں۔ تجھے ساتھ لے چلوں گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ اسواری کا انتظام تو میں پہلے کر چکا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قیمت کے ساتھ سواری لوں گا۔ صدیق نے سوچا امتحان ہو رہا ہے۔ عرض کیا انا و مالی لک یا رسول اللہ۔ میرا سب کچھ آپ پر قربان ہے۔ یہ تعلق کی بات ہے۔

جس شاگرد کو اپنی جگہ پر سلایا وہ بھی شان والا۔ اور صدیق جس کو ساتھ لے گئے وہ بھی شان والا۔ صدیق کا سفر کٹھن تھا۔ حاجیوں نے منظر دیکھا ہے۔ غارِ ثور بہت مشکل جگہ ہے۔ دیکھنے سے صدیقؓ کے تعلق کا پتہ چلتا ہے۔ غار میں صدیق لے کر پہنچ گیا۔ دیکھا تو سوراخ نظر آتے۔ صدیق کو فکر لاحق ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تیرا ان دو ساتھیوں کے بارے میں کیا گمان ہے جن کا تیسرا خدا ہے۔ فرشتے آگئے۔ سوراخوں کو پروں سے چھپالیا۔ اللہ نے بھی اس واقعہ کا ذکر فرمایا۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا اللہ تعالیٰ نے اطمینان نصیب فرمایا۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جس نے غار پر نگرانی کی وہ ہر چیز پر نگرانی کر سکتا ہے۔ تنگی میں اسی کو یاد کیا جاتے۔ وہ ہی دلوں کو اطمینان اور سکون دینے والا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام مدینہ پہنچ گئے

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ پہنچ گئے۔ صحابہ نے استقبال کیا۔ بچیوں نے خوشی میں ترانے گائے

بھی آئے۔ حضور علیہ السلام نے سب سے پہلے سوال کیا کہ قرآن کریم کس قدر پڑھ چکے ہو۔ عرض کیا، یا رسول اللہ! چند سورتیں یاد کر چکا ہوں۔ آپ نے دعا دی: بارک اللہ فی عمرک وعلمک۔ اللہ تیری عمر اور علم میں برکت دے۔

منبر تیار ہو گیا:

صحابہ اکٹھے ہوتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجور کے درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ ایک عورت آئی، حضور اجازت دیں تو میں منبر تیار کرا دوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت فرما دی۔ منبر تیار ہو کر آ گیا مسجد نبوی میں رکھ دیا گیا۔ شان والے نبی نے خطبہ شروع کر دیا۔ وہ پرانا کھجور کا درخت اس نے رونا شروع کر دیا۔ اور ایسی چیخ سے رو رہا تھا جیسے اونٹنی کا بچہ گم ہو جاتے تو وہ دھاڑیں مار کر روتی ہے۔

یہ اللہ کی شان ہے۔ درخت میں سمجھ نہ تھی لیکن اللہ کریم نے اس میں شان والے نبی کی محبت پیدا کر دی۔

کہ اے اللہ تیرا پیارا نبی مجھ سے کیوں جدا ہو گیا۔

عقیدہ اہل سنت:

ہمارا عقیدہ ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا وہ بھی شان والا۔ جن کے پاس حضور آئے وہ بھی شان والے۔ جن کے کندھے پر چڑھے وہ بھی شان والا۔ جو آپ کے کندھے پر چڑھا وہ بھی شان والا۔

آج تمہیں بھی دعوت دیتا ہوں شان والے نبی کے ساتھ تعلق لو۔ کامیابی اور سرخروئی کا راستہ یہی ہے۔ اور یہی تعلق تمہیں دونوں جہانوں میں کامیاب بنائے گا۔ اگر شان والے نبی کے طریقوں، اللہ کے دین اور دین والوں سے کٹ جاؤ گے تو اس دن تمہارا کوئی پرسان حال نہ ہو گا۔ جس دن خدا فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ (آج کس کی بادشاہی ہے)۔ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّار۔

قیامت کا دن بڑا سخت دن ہو گا۔ لوگ پسینہ میں مبتلا ہوں گے۔ انبیاء کے پاس سفارش کے لیے جائیں گے۔ تمام انبیاء حضور علیہ السلام کے پاس جانے کو کہیں گے۔

حدیث میں آتا ہے نبی پاک نے ارشاد فرمایا کہ تمام امتیں میرے پاس آ کر کہیں گے کہ ہمارے لیے دربار الٰہی میں سفارش کرو۔ ہمیں اس عذاب سے نجات مل جائے۔ میں جا کر دربار الٰہی میں سربسجود ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ تعریف کے طریقے بتائیں گے۔ "جو اب مجھے معلوم نہیں"۔ بس پھر محمد کا مانگنا ہو گا۔ اور رب کا دینا ہو گا۔ ارشاد ہو گا۔ ارفع راسک یا محمد۔ اشفع تشفع سر اٹھاؤ۔ آپ مانگیں۔ آپ کی بات مانی جائے گی۔ کتنا مہربان رحیم نبی اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی امت کا خیال فرماتے رہے اور دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّتِی (میری امت پہ پروردگار رحم فرما) اور قیامت کے دن بھی امت کے لیے سفارش کریں گے۔

معراج میں تین چیزیں عطا کی گئیں:

حدیث میں ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات تین چیزیں عطا ہوئیں۔ (۱) البقرہ کی آخری دو آیات (یہ وظیفہ تمام مقاصد کے لیے مجرب ہے۔ بقرہ میں آیت الکرسی بھی ہے۔ صبح پڑھ لو شام تک رحمت۔ شام کو پڑھ لو صبح قرآن پاک کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔ (۲) پچاس نمازیں بھی ملیں۔ میں تخفیف کے لیے حاضر ہوتا رہا حتیٰ کہ پانچ رہ گئیں۔ پھر ارشاد ہوا کہ اب تبدیلی اور تخفیف نہیں ہو گی۔ مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْد۔ اب بات نہیں بدلی جا سکتی۔ شرف آپ کی امت کو ہو گا۔ جو باقاعدہ پانچ نمازیں پڑھیں گے ثواب پچاس کا دوں گا آج تم بھی ہاتھ اٹھا کر وعدہ کرو اور عہد کر لو کہ نماز نہیں چھوڑیں گے۔ (سب نے ہاتھ ہلا کر وعدہ کیا)۔ (۳) تیسری چیز کہ قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کروں گا۔ مگر مسئلہ یاد رکھو کہ سفارش ان لوگوں کے لیے ہو گی جو خدا کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے۔ نہ ذات میں نہ صفات میں۔ شان والے نبی نے ایسے لوگوں کے لیے فرمایا کہ میری سفارش ہو گی۔

شفاعت کبریٰ بھی ہے ایک شفاعت صغریٰ بھی۔ پھر حسب مراتب نیک لوگوں کو بھی شفاعت کا حق نصیب ہو گا۔ اب رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ روزہ بھی سفارش کرے گا۔ قرآن مجید بھی سفارش کرے گا۔ (روزے کا اہتمام کرو اور قرآن مجید کو بھی سینے سے لگاؤ)۔ اور ان کی سفارش قبول ہو گی۔

طلباء کو بھی وصیت کرتا ہوں کہ تم قرآن مجید پڑھتے ہو یہ تمہارے پاس امانت ہے۔ اس کی جا کر اپنے علاقہ میں اشاعت کرو اور خائن ہرگز نہ بنو اور مسئلہ حق کو نہ چھپاؤ۔ ورنہ جو علم تم کو دیا گیا ہے وہ بھی چھین لیا جائے گا۔

برے لوگوں کی، بے دینوں کی محفل سے بچتے رہو اپنے دلوں کو اللہ کے ذکر سے تر و تازہ اور آباد رکھو۔ علم اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ حضور علیہ السلام کے پاس بھی اصحاب صفہ کی جماعت تعلیم قرآن کے لیے رہتی تھی۔ وہ بھی عام طلباء تھے۔ بات بھی یہاں سے شروع ہوتی تھی کہ طلباء برابر نہیں ہوتے۔ کوئی علم و ذہانت میں کم کوئی زیادہ۔

(باقی ۲۰ پر)

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رح

مرسلہ : ابوالمظفر ظفر احمد قادری

(۱) ایک صاحب کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ گناہوں سے نفرت اور اطاعت کی طرف رغبت ہو جاتے تو اس کے لیے لَاحول ولَا قُوّۃَ اِلّا باللہ العلی العظیم کثرت سے پڑھنا بہت مفید ہے۔ اور کلمہ توحید کی نفی و اثبات اور شد ومد کے ساتھ اس کی ضرب قلب پر لگانی اور سورۃ فلق اور والنّاس صبح و شام پڑھنی چاہیئے۔

(۲) سوال: پنج وقتی نماز کے بعد مناجات اور تسبیح پڑھنے کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

جواب :- صبح کی نماز کے بعد (لَا اِلٰہ اِلّا اللہ الملک الحق المبین) سُو مرتبہ پڑھنا چاہیئے اور ظہر کی نماز کے بعد اگر فرصت ہو تو حسبی اللہ نعم الوکیل - پانچسو ۵۰۰ مرتبہ اور اگر فرصت نہ ہو تو ۲۵ مرتبہ پڑھے اور عصر کی نماز کے بعد تسبیح فاطمہ رض سبحان اللہ ۳۳ بار ، الحمد للہ ۳۳ بار ، اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ پڑھے اور عشا کی نماز کے بعد کوئی سی درود شریف سُو مرتبہ پڑھے۔ مدینہ منورہ کیطرف رُخ کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک کا خیال کرے۔

(۳) سوال :- عفو گناہ اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لیے کیا پڑھنا چاہیئے ؟

جواب :- عفو گناہ کے لیے استغفار نہایت مفید ہے اور خاتمہ بالخیر کے لیے کلمہ طیبہ کا زیادہ ذکر کرنا چاہیئے اور ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنا نہایت مفید ہے۔

(۴) سوال :- قبر کے عذاب سے بچنے کے لیے کیا پڑھنا چاہیئے ؟

جواب :- سورۃ تبارک الذی عشاء کی نماز کے بعد اور ہمیشہ سونے سے پہلے پڑھنی چاہیئے۔ اور حٰم سجدہ کی بھی عشاء کی نماز کے بعد تلاوت کرنی چاہیئے۔

(۵) سوال :- نفس امّارہ اور شیطان لعین کے فریب سے بچنے کے لیے کیا پڑھنا مفید ہے ؟

جواب: لَاحول ولَاقوۃ الا باللہ زیادہ پڑھنا چاہیئے۔ اور سورۃ فلق اور سورۃ الناس صبح اور شام نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔

سوال: رمضان المبارک کے سوا کونسے اور کس مہینہ میں روزے رکھنا چاہیئے ؟

جواب :- رمضان کے سوا یہ روزے بہتر ہیں۔ نویں ذالحجہ کے روزے کا بہت ثواب ہے۔ اس سے دوؔ برس کے گناہ معاف ہوتے ہیں عاشورہ دسویں محرم کے روزہ کا بھی بہت ثواب ہے اور یہ مسنون ہے اس سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

اور مہینہ میں ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ تاریخ کا روزہ بھی بہتر ہے یہ سُنّت اس طرح بھی ادا ہو جاتی ہے کہ اوّل عشرہ میں روزہ رکھا جائے پھر دوسرے عشرہ میں ، ایک پھر تیسرے عشرہ میں ایک تو سُنّت ادا ہو جاتی ہے۔ پیر اور جمعرات کا روزہ بھی مستحب ہے۔ شب برأت کا روزہ عید کے چھ روزے مستحب ہیں جیسے ہو سکے رجب ~~میں~~ رکھنا مستحب ہیں - اور ان میں ثواب کا بہت وعدہ ہے۔

(۶) سوال :- کوئی درود شریف اور استغفار ہمیشہ وظیفہ کے لیے ارشاد ہو۔

جواب :- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور بہترین استغفار سید الاستغفار ہے۔ سوتے وقت معنوں کا لحاظ کر کے پڑھنا چاہیئے۔

(۷) سوال :- آدابِ تلاوت قرآن شریف کیا ہیں ؟

جواب - قرآن شریف کی تلاوت کے آداب یہ ہیں - ... بقبلہ رُو بیٹھنا اور حروف کو بخوبی ادا کرنا - اور تشدید کا خیال رکھنا - وقف کی جگہ وقف کرنا - یہ سب ظاہری ہیں اور باطنی آداب یہ ہیں - مبتدی کو چاہیئے کہ یہ تصور کرے گویا میں ربّ العالمین [illegible] سامنے تلاوت کر رہا ہوں اور اللہ جَلَّ شانُہٗ گویا اُستاذ کی جگہ سُن رہا ہے اور منتہی کو یہ تصور کہ کلام بلاواسطہ خاص ربُّ العزت سے سُنتا ہوں اور فرق صورتوں میں صرف یہ ہے کہ پہلی صورت میں اپنی زبان سے اور اللہ تعالی کا سُنتا ہے اور دوسری صورت میں [illegible] اور اپنے کانوں سے سُنتا ہے - اور یہ حضرت جعفر صادق [illegible]

فرمایا ہے۔ چنانچہ شیخ الشیوخ نے عوارف المعارف میں حضرت جعفر صادق
سے نقل کیا ہے۔ یہاں تک کہ میں ایک آیت پڑھتا ہوں اور بار بار
اس کا تکرار کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ وہ آیت اللہ تعالیٰ سے سن
لیتا ہوں اور شیخ الشیوخ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت جعفر صادق
اس وقت مثل شجر موسیٰ علیہ السلام کے ہوتے تھے۔ انی انا
اللہ رب العالمین کہتے تھے۔

(۹) سوال :۔ عذاب موت رفع ہونے کے لیے ارشاد ہو۔

جواب :۔ روایت سے ثابت ہے کہ سکرات موت آسان ہونے
کے لیے ہمیشہ آیۃ الکرسی اور سورۃ اخلاص پڑھنی چاہیئے۔ اور یہ بھی
حدیث شریف میں ہے عذاب قبر سے بچنے کے لیے سورۃ تبارک الذی عشاء
کے بعد ہمیشہ پڑھنی چاہیئے اور ایسا ہی سورۃ دخان کے بارے میں
بھی روایت ہے۔

(۱۰) سوال :۔ قبر میں جو سوال و جواب ہوتے ہیں وہ بخط
خاص بمہر عنایت ہو۔

جواب :۔ قبر میں جو سوال و جواب ہوتے ہیں وہ جو مومن کامل
جواب دیتا ہے وہ موافق حدیث شریف کے لکھا جاتا ہے۔ مہر کی
ضرورت نہیں۔ یہ جواب ورد زبان کرنا چاہیئے۔ اور نئے کپڑے پر
خوشبو سے لکھوا کر پاس رکھنا چاہیئے۔ وہ جواب یہ ہے۔ اس جگہ
ترجمہ لکھتا ہوں:

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت
کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ راضی ہوا میں
اللہ سے از روئے رب ہونے کے اور اسلام سے
از روئے دین ہونے کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
از روئے نبی ہونے کے اور راضی ہوا میں قرآن سے
از روئے مقتدا ہونے کے اور کعبہ شریف سے از روئے
قبلہ ہونے کے۔ اور راضی ہوا میں مسلمانوں سے از روئے
بھائی ہونے کے۔ اور راضی ہوا میں حضرت ابوبکر صدیقؓ
سے، حضرت عمر فاروقؓ سے، حضرت عثمان ذوالنورینؓ
سے، حضرت علیؓ سے از روئے امام ہونے کے۔ ان
حضرات کی شان میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور
خوشی ہے۔ دو فرشتوں کے آنے سے کہ گو اور موجود ہیں
اور تم دونوں فرشتو گواہ رہو اس پر کہ ہم گواہی دیتے ہیں
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اسی
شہادت پر ہم زندہ رہیں اسی پر ہم مریں اسی پر ہم اٹھائے
جائیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔"

(۱۱) سوال :۔ جب کسی شخص کو مرض موت کا گمان ہو جائے
اور یہ معلوم ہو جائے کہ اب نہ بچے گا تو اس وقت موت سے
قبل جب تک مریض کا ہوش و حواس باقی رہے اسکو کیا کرنا چاہیئے؟
یا ورثائے مریض کو اس کی رفاہیت کو نجات کے لیے کیا کرنا چاہیئے؟

جواب :۔ جب کہ مریض زندگی سے مایوس ہو جائے اور
یہ معلوم ہو کہ اب موت جلد آجائے گی۔ تو اس کے وارثوں کو چاہیئے کہ
پہلے اسے غسل یا وضو یا تیمم کے ذریعہ بالکل پاک صاف کر دیں۔ گلاب
وغیرہ چھڑک دیں اور وہ جگہ عطر خوشبو سے معطر کر دیں اور رونا پیٹنا
ہرگز نہ کریں اور اس کے بیوی بچے اس کے متعلقین کو اس کے روبرو
نہ کریں۔ اگر وہ خود یاد کرے تو ایک مرتبہ ان کو سامنے لے آویں۔
اور اس کے سامنے ہمیشہ کلمہ طیبہ اور استغفار بلند آواز سے پڑھتے
رہیں تاکہ خود اسے بھی یاد آجائے۔ اور وہ بھی پڑھنا شروع کرے
اسے تاکید نہ کریں کہ تو بھی کلمہ پڑھ بلکہ خود پڑھیں اسے بھی یاد آجائے
اور قبر کا خوف، آخرت کی سختی حساب کا خوف آخرت کی شدت
اس کے سامنے بیان نہ کریں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وسعت کا
ذکر گناہوں کی مغفرت کا ذکر کریں۔ اور پیغمبر علیہ السلام کی شفاعت
کا ذکر ارواح صالحین خصوصاً مشائخ اور پیران طریقت کا تذکرہ اس
کے روبرو کریں۔ اور وہ امور ذکر کریں جس سے گناہ گاروں کے
گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی ذکر کریں کہ خدا کے ہاں تھوڑا عمل
بھی قبول ہو جاتا ہے۔ تاکہ خوف پر اس کی امید غالب ہو جائے۔
جو وہ اس وقت وصیت کرے وہ خوش دلی سے قبول کریں۔
اور ضامن ہو جائیں تاکہ اس کا دل متردد نہ ہو۔ اس کے روبرو
یٰسین شریف اور سورۃ اخلاص الحمد للہ اور کبھی کبھی دوسری سورتیں
بھی اور آیات قرآنی پڑھیں۔

(۱۲) سوال :۔ نماز عاشورہ کی ترکیب عنایت فرمائیں۔

جواب :۔ نماز عاشورہ کی ترکیب مشائخ میں اس طرح پائی گئی
ہے کہ عاشورہ یعنی دسویں محرم کے دن جب آفتاب بلند ہو جاتے
تو دو رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ پڑھے اور دوسری
رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ حشر کی آخری آیتیں ھو اللہ الذی سے آخر
تک پڑھے اور سلام کے بعد جس قدر چاہے درود شریف پڑھے
مشائخ کی بعض روایات میں یہ ترکیب ہے۔ کہ چھ رکعت نفل

پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ الشمس اور دوسری میں سورۃ القدر اور تیسری میں الحمد کے بعد زلزال اور چوتھی میں الحمد کے بعد اخلاص اور پانچویں میں الفلق اور چھٹی میں الحمد کے بعد والناس پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو جائے تو سجدہ میں پڑ کر اپنی حاجت کی دعا کرے۔

(۱۳) سوال :- زیارتِ قبور کی ترکیب ارشاد ہو۔

جواب :- جب عام مسلمانوں کی قبر کی زیارت کے لیے جائیں تو پہلے پشت قبلہ کی طرف کر کے میت کے سینہ کے سامنے منہ کر کے کھڑا ہو اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ (یا اور جو مسنون دعائیں ہیں) پھر سورہ فاتحہ ایک مرتبہ سورۃ اخلاص تین مرتبہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے۔

(۱۴) سوال :- حضرت والا استخارہ کا کیا طریقہ ہے؟

جواب :- استخارہ کی مشہور ترکیب قول الجمیل (حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی کتاب) میں مذکور ہے۔ آسان طریقہ یہ ہے: بدھ، جمعرات، جمعہ کو اس ترکیب سے برابر استخارہ کرے۔ تمام کاموں سے فارغ ہو کر عشاء کی نماز سے فارغ ہو جائے پھر بسم اللہ آخر تک تین سو مرتبہ پڑھے۔ پھر الم نشرح بسم اللہ کے ساتھ ستر مرتبہ پڑھے اور اپنے سینہ پر اور منہ پر دم کرے پھر بارگاہِ الٰہی میں خوب دعا کرے کہ اے غیب کے جاننے والے فلاں کام میں جو کچھ ہونے والا ہے وہ خواب میں یا بیداری میں یا ہاتف کے ذریعہ مجھے معلوم کرا دے۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ اور دعاءِ استخارہ جو حدیث شریف میں آئی ہے اپنے مطلب کے لیے تین مرتبہ پڑھے اور دل اگر جم جائے پکا ارادہ ہو جائے تو اس کام کو شروع کر دے۔ اور اگر ارادہ میں فتور ہو (گڑبڑ) تو موقوف رکھے۔

(۱۵) سوال :- آبرو محفوظ رہنے کے لیے ترکیب ارشاد ہو۔

جواب :- یَا عَزِیْزُ صبح کے وقت اکتالیس مرتبہ پڑھے اور اپنے ہاتھوں پر دم کر کے منہ پر پھیرے اور جب حاکم کے سامنے جائے تو یہی کر کے جائے۔

(۱۶) سوال :- دنیاوی دشمنوں کی شرارت دفع کرنے کے لیے کوئی ارشاد فرمائیں۔

جواب :- دنیوی دشمنوں کی شرارت دفع کرنے کے یہ دعا

مجرب ہے اسے پڑھنا چاہیئے۔ طہارت وغیرہ اور دیگر شرائط کی ضرورت نہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ نیز سورۃ فیل اور تبت پڑھنا بھی دفع اشرار کے لیے مجرب ہے۔

کتے کے کاٹے ہوئے کا علاج

ارشاد فرمایا جس کو باؤلا کتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ہر روز ایک ٹکڑا کھلا دیں۔ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا آخر سورۃ تک۔

فاقہ نہ ہو

ارشاد فرمایا کہ جو شخص سورۃ واقعہ کو ہر رات پڑھا کرے گا اس کو فاقہ نہیں ہوتا۔ یہ عمل حدیث شریف کے موافق ہے۔

رات کو بیدار ہونے کے لیے

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے سورۃ کہف کے آخر تک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو جس وقت جاگنا چاہے جگا دے گا۔ یہ عمل حدیث شریف کے موافق ہے۔ چنانچہ الدارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

برائے مسحور اور مریض مایوس العلاج

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس پر جادو کا اثر ہو اور اس بیمار کے واسطے جس کو حکیموں نے لاعلاج کہہ کر عاجز کر دیا ہو تو چینی کے برتن پر یہ اسم لکھے یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا حَیُّ پھر اس کو پانی سے دھو کر پی لے۔ یہ چالیس دن کرے۔ پھر حضرت نے فرمایا میں نے حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے ساتھ پوری الحمد زیادہ لکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

جس عورت کا بچہ نہ جیتا ہو برائے اٹھرا

حضرت نے فرمایا مجھے ایک کامل شخص نے بتایا ہے کہ جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ لے۔ دونوں چیزوں پر پیر کے دن دوپہر کو چالیس مرتبہ سورۃ والشمس پڑھے۔ پھر ہر بار درود شریف پڑھ کر شروع کرے اسی پر ختم کرے۔ پھر وہ عورت ان کو ہر دن کھایا کرے۔ حمل کے دن سے بچہ کے دودھ چھڑانے تک کرے۔

بچہ کے دانت آسانی سے نکلیں

ارشاد فرمایا کہ دانت آسانی سے نکلیں اس واسطے سورۃ قاف لکھ کر پھر دھو کر اس کا پانی بچہ کے دانتوں پر ہر روز ملے انشاء اللہ آسانی سے دانت نکل آئیں گے۔

بدعمل حکمران

قولہ تعالیٰ: وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ط وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۔

ترجمہ: اور جب ہم نے چاہا کہ غارت کریں کسی بستی کو، حکم بھیج دیا اس کے عیش کرنے والوں کو، پھر انہوں نے نافرمانی کی اس میں، تب ثابت ہو گئی ان پر بات، پھر اکھاڑ مارا ہم نے اٹھا کر، اور بہت غارت کر دیئے ہم نے قرن نوح کے پیچھے اور کافی ہے تیرا رب اپنے بندوں کے گناہ جاننے والا دیکھنے والا۔

خلاصہ تفسیر

اور جب ہم کسی بستی کو جو اپنے کفر و نافرمانی کی وجہ سے بمقتضائے حکمت الٰہیہ ہلاک کرنے کے قابل ہو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کو بعثت رسل سے پہلے ہلاک نہیں کرتے بلکہ پہلے کسی رسول کی معرفت اس بستی کے خوش عیش یعنی امیر و رئیس لوگوں کو خصوصاً اور دوسرے لوگوں کو عموماً ایمان و اطاعت کا حکم دیتے ہیں پھر جب وہ لوگ کہنا نہیں مانتے بلکہ وہاں شرارت مچاتے ہیں تب ان پر حجت تمام ہو جاتی ہے۔ پھر اس بستی کو تباہ و غارت کر ڈالتے ہیں اور اسی عادت کے موافق ہم نے بہت سی امتوں کو نوح علیہ السلام کے زمانہ کے بعد ان کے کفر و معصیت کے سبب ہلاک کیا جیسے عاد و ثمود، قوم لوط وغیرہ اور نوح علیہ السلام

آیت مذکورہ کی ایک دوسری تفسیر لفظ اَمَرْنَا کا مشہور مفہوم وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا یعنی حکم دیا ہم نے۔ لیکن اس آیت میں اس لفظ کی قرائتیں مختلف ہیں۔

ایک قرأت میں جس کو ابو عثمان مہدی ابو رجا ابو العالیہ مجاہد نے اختیار کیا ہے یہ لفظ بتشدید میم آیا ہے یعنی اَمَّرْنَا جس کے معنی یہ ہوتے ہیں۔ کہ ہم نے امیر و حاکم بنا دیا خوش عیش سرمایہ دار لوگوں کو جو فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے اور سب قوم کے لیے عذاب کا سبب بنے۔

اور حضرت علی کرم اللہ وجہ اور ابن عباس رض کی ایک قرأت میں یہ لفظ اٰمَرْنَا پڑھا گیا جس کی تفسیر انہیں حضرات سے اکثر نقل کی گئی یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب بھیجتے ہیں تو اس کی ابتدائی علامت ہوتی ہے کہ اس قوم میں خوش عیش سرمایہ دار لوگوں کی کثرت کر دی جاتی ہے اور وہ اپنے فسق و فجور کے ذریعہ پوری قوم کو عذاب میں مبتلا کرنے کا سبب بن جاتے ہیں۔

ان میں سے پہلی قرأت کا حاصل تو یہ ہوا ایسے خوش عیش سرمایہ داروں کو قوم کا حاکم بنا دیا جاتا ہے۔ اور دوسری قرأت کا حاصل یہ ہے کہ قوم میں ایسے لوگوں کی کثرت کر دی جاتی ہے۔

ان دونوں سے یہ معلوم ہوا کہ عیش پسند لوگوں کی حکومت یا ایسے لوگوں کی قوم میں کثرت کچھ خوشی کی چیز نہیں۔ بلکہ عذاب الٰہی کی علامت ہے۔ حق تعالیٰ جب کسی قوم پر ناراض ہوتے ہیں اور اس کو عذاب میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کی ابتدائی علامت

یہ ہوتی ہے کہ اس قوم کے حاکم و رئیس ایسے لوگ بنا دیے جاتے ہیں جو عیش پسند، بدمعاش عیاش ہوں یا حاکم تو بھی نہ بنیں تو اس قوم کے افراد میں ایسے لوگوں کی کثرت کر دی جاتی ہے۔ دونوں صورتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ شہوات و لذات میں مست ہو کر اللہ کی نافرمانیاں خود بھی کرتے ہیں، دوسروں کے لئے بھی اس کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ بالآخر ان پر اللہ تعالیٰ کا اچانک عذاب آ جاتا ہے اور مالداروں کا قوم پر اثر ہونا ایک طبعی امر ہے۔

آیت میں خوش عیش مالداروں کا خصوصیت سے ذکر کرنا اس طرف اشارہ ہے کہ فطری طور پر عوام اپنے مالداروں اور حاکموں کے اخلاق و اعمال سے متاثر ہوتے ہیں۔ جب یہ لوگ بدعمل ہو جائیں تو پوری قوم بدعمل ہو جاتی ہے۔ اس لیے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دیا ہے اُن کو اس کی زیادہ فکر ہونا چاہیے۔ کہ اپنے اعمال و اخلاق کی اصلاح کرتے رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ عیش پرستی میں پڑ کر اس سے غافل ہو جائیں اور پوری قوم ان کی وجہ سے غلط راستے پڑ جائے تو پوری قوم کے اعمالِ بد کا وبال بھی ان پر پڑے گا۔

حدیث ۱: حضرت کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میں تجھ کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں بے وقوف لوگوں کی سرداری سے۔ کعبؓ نے عرض کیا یہ سرداری کب ہوگی، کیونکر ہوگی اور وہ کون لوگ ہوں گے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا یہ امیر اور حاکم میرے بعد ہوں گے اور جو شخص ان کے پاس جائے گا ان کے جھوٹ کو سچا کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کو مدد دے گا۔ وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں اس سے نہیں ہوں اور وہ حوض کوثر پر میرے پاس نہ آئیں گے۔ اور جو شخص ان کے پاس نہ آئے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور یہ لوگ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔

حدیث ۲: حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہ مالِ غنیمت کو دولت قرار دے دیا جائے گا۔ یعنی جب لوگ امانت کے مال میں خیانت کریں گے اور اسے مالِ غنیمت سمجھ لیں گے۔ اور جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے گا۔ اور جب علم کو دین کے لیے نہیں بلکہ دنیا وغیرہ حاصل کرنے کے لیے سیکھا جائے گا۔ اور جب مرد عورت کی اطاعت کرے گا۔ (یعنی جو کچھ عورت کہے گی اس کو بجا لائے گا) اور جب (بیٹا) ماں کی نافرمانی کرے گا۔ اور اس کو رنج دے گا۔ اور جب آدمی دوست کو اپنا ہمنشیں بنائے گا اور باپ کو دور کر دے گا۔ اور جب مسجد میں زور زور سے باتیں کی جائیں گی اور جب شور مچایا جائے گا۔ اور جب قوم کی سرداری قوم کا ایک فاسق آدمی کرے گا اور جب قوم کے امور کا سربراہ کمینہ اور ارزل (یعنی بہت ہی رذیل شخص) ہوگا۔ اور جب آدمی کی تعظیم اس کی برائیوں سے بچنے کے لیے کی جائے گی۔ اور جب گانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی اور لوگ ان سے اختلاط کریں گے، اور جب باجے ظاہر ہوں گے اور جب شرابیں پی جائیں گی (یعنی علانیہ) اور جب اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہیں گے اور ان پر لعنت کریں گے۔ اس وقت تم ان چیزوں کے وقوع میں آنے کا انتظار کرو۔ یعنی تیز و تند سرخ آندھی کا، زلزلہ کا، زمین میں دھنس جانے کا، صورتیں مسخ و تبدیل ہو جانے کا اور پتھروں کے برسنے کا اور ان پے در پے نشانیوں کا، جو قیامت سے پہلے ظہور میں آئیں گی۔ گویا وہ موتیوں کی ایک ٹوٹی ہوئی لڑی ہے جس سے پے در پے موتی گر رہے ہیں۔ (ترمذی)

حدیث ۳: حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دس آدمیوں یا زیادہ کا حاکم ہو اس کو خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کی گردن میں طوق پڑا ہوگا اور اس کا ہاتھ گردن

میں بندھا ہو گا۔ اس مصیبت سے اس کو اس کی نیکی یعنی عدل و احسان چھڑائے گی اور اس کا گناہ اس کو ہلاک کرے گا۔ امارت کی ابتدا ملامت ہے اس کا درمیان ندامت و پشیمانی اور اس کا آخر قیامت کے دن ذلت و رسوائی' ولایت اور امارت کے سوال کرنے کی ممانعت اور جب ولایت پر متعین نہ ہو یا ہو اس کی ضرورت نہ ہو تو امارت کو ترک کر دینا چاہیے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ (ترجمہ) اللہ رب العزت کا ارشاد ہے یہ عالم آخرت ہم ان لوگوں کے لیے خاص کرتے ہیں۔ جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا اور نیک نتیجہ پرہیزگاروں کو ہی ملتا ہے۔ (قصص پارہ ۲۰)

حدیث: حضرت ابو سعید عبدالرحمن بن سمرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عبدالرحمن بن سمرۃؓ! تو امارت و حکومت کی خواہش نہ کر اس لیے کہ اگر تجھ کو بغیر طلب کئے ہوئے امارت اور حکومت عطا ہو گی تو تیری اس بارے میں مدد کی جائے گی اور اگر تجھ کو حکومت اور امارت مانگنے کی وجہ سے ملی تو تو اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور جب تو کسی شے کے بارے میں قسم کھائے اور اس کے علاوہ اور کسی چیز کو بہتر سمجھے تو جو بہتر ہو اس کو کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث: حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذرؓ! میں تجھ کو کمزور اور ضعیف پاتا ہوں اور تو امارت کے بوجھ کو برداشت نہیں کر سکے گا۔ اور پھر میں تیرے لیے اس چیز کو پسند کرتا ہوں۔ جس کو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ تو دو شخصوں کا امیر نہ بن اور نہ یتیم کے مال کی ولایت اپنے ذمے لے۔ (مسلم شریف)

حدیث: حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو کسی جگہ کا عامل مقرر نہیں فرماتے۔ آپ نے میرے کندھے کو تھپک کر فرمایا۔ اے ابوذرؓ! تو کمزور ہے اور امارت امانت ہے اور پھر یہ امارت قیامت کے دن موجب ذلت و خواری ہے مگر جس شخص نے حق کے ساتھ اس کو لیا اور اس حق کو جو امارت کے سلسلہ میں اس پر واجب اور ضروری ہے اس کو ادا کیا۔ (مسلم)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب تم لوگ امارت و حکومت پر حرص اور طمع کرو گے اور یاد رکھو کہ یہ چیز قیامت کے روز ندامت اور حسرت کا باعث ہو گی۔ (بخاری)

بقیہ: مولانا محمد یوسف بنوری رح

کے سربرآوردہ علماء و زعماء ان کے تبحر علمی، تقویٰ، کردار اور وسعت نظر کے معترف و مداح تھے اس لحاظ سے ان کی وفات بلاشبہ پورے عالم اسلام کا المیہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔

آج جبکہ وہ ہم سے رخصت ہو کر مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی کے احاطہ میں ابدی نیند سو رہے ہیں اور اپنے اعزہ و اقرباء کے علاوہ اسلامی علوم سے نسبت و محبت رکھنے والے ہر مسلمان کو غمزدہ چھوڑ گئے ہیں ہمارے ذمہ ان کا حق یہ ہے کہ ہم ان کی مقدس زندگی کو مشعل راہ بنائیں۔ اور ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے آغاز کردہ علمی و تحقیقی کام کو نہ صرف جاری رکھنے بلکہ آگے بڑھانے میں اپنی پوری صلاحیتیں اور توانائیاں صرف کر دیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت العلام نور اللہ مرقدہٗ کو بلند سے بلند درجات سے نوازیں، ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین حق کی مخلصانہ خدمت کرتے رہنے کی توفیق ارزانی فرمائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

محمد شفیع عمرالدین میرپورخاص

والدین کے ساتھ حُسنِ سُلوک

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ
الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ
اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا
كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ
مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا
رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝

(بنی اسرائیل : آیت ۲۳ - ۲۴)

ترجمہ :- اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو۔ اور ان سے ادب سے بات کرو اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو اور کہو اے میرے رب جس طرح انھوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

" اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو"۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید اور عبادت کے بعد والدین کے ساتھ احسان کا حکم دیا۔ ان دونوں حکموں میں مناسبت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے وجود کا سبب مجازی اور ظاہری ہیں، اس لیے والدین کے ساتھ احسان کا حکم بعد میں دیا۔

نیز والدین شفقت و رحمتِ خداوندی کا ایک نمونہ ہے۔ والدین کی شفقت ہر وقت موجزن رہتی ہے کہ ہر طرح کی بھلائی اولاد کو پہنچاویں۔ اور ہر طرح کی برائی کو اولاد سے دُور رکھیں اور اولاد سے خیر اور بھلائی کا پہنچانا چاہتے [illegible] سے دریغ نہیں کرتے۔ اور سوائے جذبۂ محبت و شفقت کے [illegible] غرض نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے انعام اور احسان میں خدا تعالیٰ کے بعد والدین کا درجہ ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دوسری

آیت میں ماں باپ کے شکر کو اپنے شکر کے ساتھ واجب اور لازم گردانا۔ ان اشکرلی ولوالدیکؕ الی المصیر۔

پھر چونکہ جلّ شانہٗ علیم و خبیر ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ والدین بڑھاپے کے وقت اولاد پر گراں ہو جاتے ہیں لہٰذا بطورِ اہتمام حکم دیتے ہیں اگر ان میں ایک یا دونوں تیرے سامنے اور تیرے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور ضعف اور عجز سے ان کی حالت وہ ہو جائے جو بچپن میں تیری تھی اور ایسی حالت میں کوئی ایسی بات ظاہر ہو جو طبعاً ناگوار ہے۔ تو ایسی حالت میں بھی ان کے ادب اور احترام کو ملحوظ رکھنا اور ان کے سامنے اف بھی نہ کرنا۔ یعنی ہوں اور چوں بھی نہ کرنا۔ یعنی زبان سے کوئی لفظ ایسا نہ نکالنا جو ان کے کانوں کو ناگوار گزرے اور کسی بات پر خواہ وہ تیرے لیے کیسی بھی خلافِ طبع ہو، ان کو نہ جھڑکنا۔ اظہارِ ناگواری میں زجر کا درجہ اُف کہنے سے بڑھا ہوا ہے۔ اُف کہنا اظہارِ ناگواری کی ابتدا ہے اور زجر یعنی جھڑکنا اور ڈانٹنا یہ اس کی انتہا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ان کی بات سے نہ ملول ہو اور نہ ان کی بات کو رد کرو۔

اور ان کے سامنے نرمی اور ادب سے بات کرو۔ جس سے ان کی تعظیم و تکریم اور ادب مترشح ہوتا ہو اور از راہ شفقت و تواضع نہ از راہِ سیاست و مصلحت ان کے سامنے بازو تے ذلّت کو پست کر دو۔ یعنی ان سے بکمال تواضع و انکسار کے ساتھ برتاؤ کرو۔

جناح الذل کے معنی ذلّت کے بازو کے ہیں۔ حالانکہ ذلّت کے بازو نہیں ہوتے۔ تو کلام بطورِ استعارہ ہے، کہ جس طرح پرند اپنے بچہ کی تربیت کے وقت اپنے بازو پست کر کے اس کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔ اسی طرح تم کو چاہیے کہ ایسی ہی تربیت اور شفقت کا معاملہ اپنے والدین کے ساتھ کرو۔ ان کے لیے اس طرح دُعا کرو کہ اے پروردگار ان دونوں پر ایسا ہی خاص رحم فرما جیسا کہ

انھوں نے مجھے بچپن میں پالا۔ اور کمال شفقت و رحمت سے میری پرورش کی، جب کہ میں بالکل لاچار اور عاجز تھا۔

والدین اگر مسلمان ہوں، تو ان کے حق میں دعائے رحمت کے معنی ظاہر ہیں اور اگر کافر ہیں اور زندہ ہیں تو ان کے حق میں دعائے رحمت کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ ان کو اسلام اور ایمان کی ہدایت نصیب فرما۔ کافر کے حق میں ہدایت سے بڑھ کر کوئی رحمت نہیں۔ اور اگر والدین بحالت کفر مر چکے ہیں تو ان کے لیے دعائے مغفرت و رحمت جائز نہیں۔

غرض یہ ہے کہ حق جل شانہٗ نے اس آیت میں اوّل والدین کے ساتھ احسان کا حکم دیا اور پھر اس کے بعد پانچ باتوں کا حکم دیا:

(اوّل) فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ۔ ان کے سامنے اُف مت کرو۔

(دوم) وَلَا تَنْهَرْهُمَا۔ ان کو جھڑکو مت۔

اور ان کے سامنے آواز بلند نہ کرو۔

(سوم) وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۔ ان کے سامنے ادب سے بات کرو۔

(چہارم) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ۔ یعنی کمال تواضع اور کمال شفقت کے ساتھ ان سے برتاؤ کرو۔

(پنجم) قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا صَغِيْرًا۔ ان ان کے لیے دعائے رحمت و مغفرت طلب کرو۔

مطلب یہ ہے کہ خالی ادب اور تواضع اور شفقت پر اکتفا نہ کرو۔ کیونکہ سب چیزیں فانی ہیں۔ بلکہ وہ کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت باقیہ اور دائمہ سے ان کی دستگیری کرے۔ اور رحمت آخرت کی دعا مسلمان والدین کے لیے مخصوص ہے۔

یہاں تک والدین کی ظاہری توقیر اور احترام کے متعلق احکام بیان فرمائے۔ اب اگلی آیت میں باطنی ادب یعنی دل سے ادب اور احترام کو بیان فرماتے ہیں اور یہ بتلاتے ہیں کہ والدین کے سامنے فقط ظاہر میں ذلت کا بازو پست کر دینا اور ان کے سامنے اُف نہ کرنا یہ کافی نہیں۔ بلکہ دل سے ان کا ادب کرنا اور باطنی طور پر ان کی طاعت اور فرمانبرداری اور ان کے ساتھ احسان کا قصد کرنا بھی ضروری ہے۔ حتیٰ کہ دل میں ان کی نافرمانی کا خیال بھی نہ آنے پائے۔

جب بچہ پیدا ہو گیا تو اس وقت سے لے کر آخیر تک دیکھو کہ ماں باپ نے اس فرزند دلبند کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ ۱۔ اس کو لختِ جگر جانا۔ ۲۔ اور اس کی ولادت پر خوشیاں منائیں۔ ۳۔ اور اس کی تربیت میں طرح طرح کی مشقتیں اٹھائیں۔ ۴۔ اور اس کی تعلیم و تادیب میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ ۵۔ اور ضروریات زندگی میں اس کو اپنے اوپر مقدم رکھا۔ ۶۔ اور اپنے اوپر تنگی برداشت کر کے دل و جان سے اس کے مصارفِ زندگی اور مصارفِ تعلیم پورے کیے۔ ۷۔ اور اس بات کا پورا اہتمام کیا کہ طرح طرح کی خوبیاں اور بھلائیاں جو اس کو پہنچا سکتے ہیں وہ اس کو پہنچا ڈالیں۔ اور جس بلا اور آفت کو اس سے ہٹا سکتے ہوں وہ اس سے دور کر دیں۔ اور اس کوشش میں لگے رہے کہ مولود کو ہم سے ہزار درجہ بڑھ کر نعمتیں اور عزتیں اور راحتیں مل جائیں اور اس راہ میں جو مشقتیں آئیں وہ والدین اپنے اوپر اٹھائیں۔

(تفسیر معارف القرآن)

مگر افسوس آج کل اولاد والدین کے شرعی حقوق فراموش کر رہی ہے۔ ان کو مارنے پیٹنے، دکھ دینے اور برا بھلا کہنے سے دریغ نہیں کیا جاتا۔ نالائق لڑکوں کے گھروں سے بھاگ نکلنے کے واقعات اور ان کی بے جا روی نے والدین کو بڑا پریشان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر صاحبِ اولاد کی اولاد کو فہم سلیم عطا فرمائے اور ان کا تابعدار بنائے۔

نافرمانی والدین

یاد رکھیں کہ ماں باپ کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اللہ کا شریک کرنا، اور (عقوق الوالدین) ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔ (مشارق الانوار بحوالہ بخاری)

لہٰذا جس اولاد سے نافرمانی سرزد ہو گئی ہو اس بُرے فعل سے فوراً توبہ کرنی چاہیے اور والدین سے معافی مانگ لینی چاہیے۔ اگر وہ وفات پا چکے ہوں تو ان کے لیے استغفار اور دعا کرتا رہے۔

خدمتِ والدین کا اجر:

والدین کی خدمت اور فرمانبرداری جنت میں لے جانے والا عمل ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو، یا دونوں میں سے ایک کو بوڑھاپا پایا اور پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔ (مشکوٰۃ)

نیز حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جانے کا مشورہ لیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ: اپنی والدہ کی خدمت کر، کیونکہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔ (مشکوٰۃ)

نیز آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی باپ کی رضامندی

میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔ (ایضاً)

نیز حدیث شریف میں آیا ہے کہ باپ جنت کے بہترین دروازوں میں سے ایک ہے۔ اگر تو چاہے تو اس دروازے کی حفاظت کرے، اور چاہے تو اس دروازہ کو ضائع کر دے۔ (ایضاً)

لہٰذا "حفاظت" باپ کی خدمت اور شرعی امور میں تابعداری میں ہے۔ غیر شرعی امور میں کسی کی تابعداری جائز نہیں۔

نیز حدیث شریف میں وارد ہے کہ: "جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ اپنے ماں باپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہو (یعنی) شریعت کے مطابق والدین کے حقوق بجالاتا ہو تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہو، تو دوزخ کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ ماں باپ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے فرمان نہ بجالاتا ہو، تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لیے دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ماں باپ میں سے کوئی بھی ایک زندہ ہو، تو دوزخ کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے۔

ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ اگرچہ ماں باپ ظلم کریں۔ اس پر آپؐ نے تین بار فرمایا اگرچہ وہ ظلم کریں۔ (ایضاً)

لہٰذا اولاد کو والدین کے شرعی حقوق ہر حال میں بجالانے چاہئیں اور اگر کسی وقت ان کی طرف سے زیادتی یا ظلم ہو، تو اسے صبر سے برداشت کرکے ان کے حقوق کے بجالانے میں کوتاہی نہ کرنی چاہیے۔ اور ان کی بددعاؤں کی پاداش سے بچنا چاہیے۔

ماں کی بددعا کا اثر:

اولاد کو کوئی ایسی حرکت نہ کرنی چاہیے، جو ماں کی بددعا کا باعث بنے۔ کیونکہ ماں کی بددعا اثر انداز ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں بنی اسرائیل کے ایک عابد جریج کا واقعہ آیا ہے اس کی ماں دو دن اس کی عبادت گاہ پر آتی رہی اور اسے پکارتی تھی مگر وہ (نفلی) نماز میں مشغول تھا۔ اس لیے ماں کو اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ ماں نے رنجیدہ ہوکر اسے بددعا دی کہ یا اللہ! اسے تب تک موت نہ آئے، جب تک وہ ایک حرام عورت کا منہ نہ دیکھ لے۔ ایک دن ایک حسین بدکار عورت جریج کی عبادت گاہ میں گئی، مگر وہ اللہ کا بندہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ وہ جریج کی عبادت گاہ کے قریب ایک چرواہے سے نزدیک ہوئی۔ جب اسے لڑکا پیدا ہوا تو اس نے یہ تہمت لگائی کہ یہ بچہ جریج کا ہے۔ اس پر بنی اسرائیل اس سے بداعتقاد ہوگئے اسے مارا اور اس کا عبادت خانہ گرا دیا۔ مگر جریج نے کہا کہ میں بیگناہ ہوں، مجھے نہ مارو اور اس نومولود بچے کو میرے پاس لاؤ۔ جب بچہ اس کے پاس لایا گیا تو اس نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد بچے کے پیٹ پر انگلی رکھ کر کہا۔ اے بچے بتا تیرا باپ کون ہے؟ بچے نے جواب دیا کہ میرا باپ فلاں چرواہا ہے۔ (بخاری)

مصیبت سے نجات:

ماں باپ کی خدمت مصیبت سے نجات کا ذریعہ ہے۔

حدیث شریف میں تین آدمیوں کا حال آیا ہے جو بارش سے بچاؤ کی خاطر پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے تھے۔ غار کے منہ پر ایک بھاری پتھر گر پڑا اور اس کا منہ بند ہو گیا۔

ان تینوں نے اپنے کیے ہوئے اعمال صالحہ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے نجات کی دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور وہ پتھر غار کے منہ سے ہٹا دیا گیا اور وہ تینوں غار سے باہر نکل آئے۔

ان میں سے ایک نے ماں کی خدمت کے وسیلے سے دعا مانگی تھی۔ اس نے دعا کی کہ اے اللہ! میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔ شام کو ان کا دودھ دھو کر اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک روز میں شام کو دیر سے گھر پہنچا۔ میرے ماں اور باپ دونوں سو گئے تھے۔ میں نے ان کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ اور دودھ کا برتن لے کر ان کے سرہانے ساری رات کھڑا رہا۔ میرے بچے اگرچہ دودھ کے لیے روتے تھے مگر میں نے تیری رضا اور خوشنودی کی خاطر ماں باپ سے پہلے ان کو دودھ نہ پلایا۔ یا اللہ! تو اس پتھر کو اتنا کھول دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اتنا پتھر ہٹا دیا کہ آسمان نظر آنے لگا۔ اس کے بعد اس کے دوسرے دو ساتھیوں کی نیک اعمال کے وسیلے سے دعا کی بدولت سارا پتھر ہٹ گیا اور وہ باہر نکل آئے۔ (مشکوٰۃ)

والدین کے انتقال کے بعد سلوک:

ایک انصاریؓ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ماں باپ کی وفات کے بعد کوئی نیکی باقی ہے۔ جو ان کے ساتھ کی جائے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں! چار خصائل ہیں: ۱۔ ان کے جنازے کی نماز پڑھ کر نیکی کرنا۔ ۲۔ ان کے لیے استغفار کرنا

۳- اور ان کے (شرعی جائز) وعدوں کو پورا کرنا - ۴- اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا ، اور صلہ رحمی کرنا جو ان کی وجہ سے ہو- ان کی وفات کے بعد یہ چیزیں نیکی کی باقی ہیں جن کا بجا لانا لازم ہے۔

(ابن کثیر بحوالہ ابن ماجہ و ابو داؤد)

لہٰذا نیک اولاد کو ان کی وفات کے بعد فراموش نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ مذکورہ احکام بجا لا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کا فرمانبردار بنائے۔

بقیہ : احادیث الرسولؐ

کی حقارت کی جائے۔ تم سب کے سب آدم (علیہ السلام کی اولاد ہو اور ہر ایک میں کوئی نہ کوئی کمی ہے۔ شرافت کے پیمانے کو کوئی پورا نہیں بھرتا- اس کمی تم سب برابر ہو- کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے۔ مگر دین اور پرہیزگاری کی بدولت وہ آدمی پورا عیب دار ہے، جو چھچھورا بے حیا اور کنجوس ہے۔

آج کل خاندان، گھرانہ، کنبہ، قبیلہ، وطن، قوم سب کی بناء اس پہ ہے کہ دوسروں پر فوقیت جتائی جائے۔ ہم لوگ ہندوؤں کو تو کہتے ہیں کہ وہ ذات پات کے گورکھ دھندے میں پھنسے ہوئے ہیں لیکن اپنے گریبان میں منہ نہیں ڈالتے کہ ہم خود کیا کر رہے ہیں- ایک کہتا ہے خبردار! میں سید ہوں، میرے سامنے سر اٹھائیگا تو منہ کی کھائے گا۔ دوسرا کہتا ہے دیکھ سیدھے منہ بات کر ورنہ میں پٹھان ہوں کچا ہی کھا جاؤں گا- یورپ والے کہتے ہیں کہ ہمیں ہیں جو کچھ ہیں- پھر ان میں آپس میں بھی کٹا چھنی ہے - انگلستانی کہتے ہیں جو ہم ہیں وہ دوسرا نہیں - فرانسیسی کہتے ہیں سنبھل کے بول ورنہ ابھی مزا چکھاؤں گا۔ امریکہ والے کہتے ہیں خدا رکھے ہمیں ہم ہیں- غرض جس کو دیکھو ماش کے آٹے کی طرح اینٹھا جاتا ہے-

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں سیدھی سادی حقیقت کھول دی ہے کہ خاندان یا قومیں اس لیے نہیں ہوتیں کہ ایک دوسرے کو کھا جائیں آدمی سب ایک آدمؑ کی اولاد ہیں اور ہر ایک میں کچھ نہ کچھ خامیاں ہیں- بہتر یہ ہے کہ سب اپنے آپ کو برابر سمجھیں اور کسی کو کسی پر فضیلت ہو سکتی ہے تو نیک عادتوں اور اچھے اخلاق کی وجہ سے ہو سکتی ہے وہ بھی فوقیت جتانے کے لیے نہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیبوں سے خالی کوئی نہیں- اور جب یہ حال ہے تو ایک دوسرے پہ فخر کس بات کا؟ پھر جو شخص اتراتا پھرتا ہے- اس نے شرم اتار کر پھینک دی ہے اور کنجوسی پہ کمر باندھ لی ہے وہ سب سے بڑا عیب دار ہے۔

بقیہ : افاداتِ محمود

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اکیلا بھی جاؤں گا۔ اور پھر جب آپؐ وہاں پہنچے تو کفار میں سے کوئی بھی نہ تھا۔

بقیہ : حق والوں کا ساتھ دیں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے والے تمام طلباؔ کامیاب تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اولٰئک ھم المفلحون فرمایا صحابہ کی جماعت کامیاب تھی-

آج ہمیں بھی کامیابی کی راہ تلاش کرنی چاہیئے- کہیں قیامت کے دن رسوائی نہ اٹھانی پڑے- اس کے لیے یہی رستہ ہے رمضان کا احترام کرو، قرآن کی تلاوت کرو، مساجد کو آباد کرو، گھروں میں دین کی تبلیغ کرو- حق والوں کا ساتھ دو- اسلامی نظام کے لیے دن رات کوشش کرو- اللہ تعالیٰ ہمیں راہِ راست پہ چلنے کی توفیق دے- آمین

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ایک غلط کہانی

اس مخصوص ذہنیت کی علماء دشمنی کب ختم ہوگی؟

نوائے وقت (۲۲ ستمبر ۱۹۷۷ء) جناب وقار انبالوی صاحب کا ایک مضمون سوشلزم کمیونزم کا روپ کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ روسی انقلاب کے بعد ۲۲ء ۲۳ء میں روس کے دانشور کارپردازوں کا ایک وفد دہلی آیا اس نے جمعیت العلماء دہلی سے رجوع کیا اور کہا اگر برفانی علاقوں کے لوگوں کو وڈکا کے ایک دو گھونٹ پینے اور صبح کی نماز کے لئے تیمم کی رخصت دے دی جائے تو روس میں اسلامی ضابطۂ حیات کے تجربے کی راہ ہموار ہو سکتی ہے، مگر جمعیت العلمائے اسلام نے انہیں یہ مایوس کن جواب دیا کہ یا تو اسلام کو پورے کا پورا قبول کرو، یا اس سے دستبردار ہو جاؤ۔ اس واقعہ کو نقل کر کے وقار صاحب نے علامہ اقبال کی زبانی یہ رونا رویا ہے کہ افسوس! ہمارے علمائے کرام کی کم نگہی اور بے سوادی نے اٹھارہ کروڑ انسانوں کو اسلام کے دروازے سے دھکا دے دیا۔

جناب وقار انبالوی ایک کہنہ مشق صحافی ہیں، اسلام اور سوشلزم کی جنگ میں عموماً ان کو اسلام کا حامی سمجھا جاتا ہے مگر جس موقعہ پر ان کا یہ مضمون چھپا ہے اس کی نزاکت کو یا تو انہوں نے محسوس نہیں کیا، یا انہوں نے جان بوجھ کر اس نازک وقت میں اسلامی کیمپ پر پتھر پھینکنے کی کوشش کی ہے۔ ممکن ہے روسی وفد کی آمد کا یہ واقعہ انہوں نے کسی سے سنا ہو مگر افسوس ہے کہ انہوں نے اس فرضی افسانہ کو اخبار کی سیاہی میں منتقل کرنے سے پہلے بالکل نہیں سوچا کہ یہ کس قدر غیر ذمہ دارانہ صحافت کا مظاہرہ ہے۔ میں ان کی اور ان کے قارئین کی توجہ چند امور کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

۱۔ موصوف اس واقعہ کو روسی انقلاب کے بعد کا واقعہ بتاتے ہیں۔ یہاں سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا روسی انقلاب ایک سنجیدہ انقلاب تھا؟ اور اس نے روس کے دانشور کارپردازوں کو یہ سوچنے کی مہلت دی تھی کہ انہیں انقلاب کے بعد اب کونسا ضابطہ حیات اپنانا ہے؟ جن حضرات نے روسی انقلاب کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ روس کے کمیونسٹ انقلاب نے مذہب و اخلاق کے خلاف ایک طوفان برپا کر دیا تھا کہ تمام مذہبی و انسانی قدریں خس و خاشاک کی طرح بہ گئی تھیں اور اجتماعی طور پر تو کجا کسی کو انفرادی طور پر بھی اسلام کے اپنانے اور اپنے آپ کو مسلمان کی حیثیت سے نمایاں کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ روس کے دانشور کارپردازوں کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی اسلام کو اپنانے کا خیال پیدا ہو سکتا تھا، نہ نو تشکیل کمیونسٹ معاشرے میں اس کی گنجائش تھی۔ ان حالات میں وقار صاحب کا یہ انکشاف تاریخ انقلاب اور اس کے نفسیاتی و ذہنی نتائج سے بے خبری کی دلیل ہے

۲۔ وقار انبالوی صاحب موسیٰ جار اللہ صاحب کو ترکستان کا شیخ الاسلام بتاتے ہیں اور یہ کہ انہی کی ترغیب پر روسی دانشوروں کا وفد دہلی آیا تھا۔ حالانکہ موسیٰ جار اللہ کو ترکستان کے شیخ الاسلام ہونے کا شرف صرف وقار صاحب نے عطا کیا ہے، نہ وہ اس حیثیت کا آدمی تھا نہ اسے یہ منصب حاصل تھا۔ اس کے عقائد و نظریات اہل علم سے پوشیدہ نہیں۔

۳۔ اگر وقار صاحب کے بقول موسیٰ جار اللہ صاحب ترکستان کے شیخ الاسلام تھے تو سوال یہ ہے کہ انہوں نے اس فرضی وفد کو دہلی آنے کی زحمت کیوں دی؟ وہ اپنے ملک کے حالات و ضروریات سے جس قدر آگاہ تھے دہلی کے علمائے کرام اس قدر باخبر نہیں ہو سکتے تھے جس مشکل کا حل دہلی کے ایوان علم میں ڈھونڈھنے کی کوشش کی گئی ہے وہ ترکستان کے شیخ الاسلام نے خود ہی کیوں نہ پیش کر دیا۔ انہوں نے اپنے اٹھارہ کروڑ اہل وطن کو اسلام کے دروازے سے دھکا کیوں دے دیا؟

۴۔ سب سے تعجب خیز بات یہ ہے کہ وقار صاحب کے

مطابق روسی [illegible] کارپردازوں کا یہ وفد روس سے چلتا ہے اور سیدھا جمعیت العلماء دہلی کے دفتر پہنچ کر وڈکا اور تیمم کی رخصت چاہتا ہے اور وہاں سے نفی میں جواب پا کر چپ چاپ روس لوٹ جاتا ہے اور وہاں جا کر سوشلسٹ ضابطہ حیات مرتب کر لیتا ہے، اسے نہ تو ہندوستان میں کسی اور عالم سے رجوع کرنے کی توفیق ہوتی ہے نہ یہاں کے اخبارات اس کی آمد و رفت کا نوٹس لیتے ہیں، نہ ہندوستان میں اس کی آمد اور ناکام واپسی کی کسی کو کانوں کان خبر ہوتی ہے، نہ وقار صاحب ایسے دردمندانِ اسلام میں کوئی اس وفد کی پیشوائی کے لئے آگے بڑھتا، یہ سارے راز ۵۵ پچپن برس تک وقار صاحب کے سینہ میں دفن رہتے ہیں۔ اور وہ اس کا انکشاف ٹھیک اس وقت کرتے ہیں جب کہ پاکستان میں اسلام اور سوشلزم کی جنگ آخری فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور چند ہی روز بعد پاکستانی قوم کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ یہاں اسلام کے نفاذ کو دیکھنا چاہتی ہے یا اس کو دفن کر کے اس کی جگہ سوشلزم کا گرجا تعمیر کرتی ہے۔ اس نازک موقعہ پر وقار صاحب کا ۵۵ سال کے مخفی راز کو اگلنا، علمائے کرام پر کم نگہی اور بے سوادی کا فتویٰ صادر کرنا آخر کس چیز کی غمازی کرتا ہے؟ اس سے نظام مصطفیٰؐ کی تحریک کی تائید ہوتی ہے یا اس کے مقابلہ میں لادینی تحریک کی؟

۵۔ وقار صاحب نے وڈکا کے دو ایک گھونٹ اور صبح کی نماز کے لئے تیمم کی رعایت کا جو افسانہ رقم کیا ہے اب ذرا اس کی شرعی حیثیت بھی ملاحظہ فرمایئے۔ دینیات کا معمولی طالب علم بھی جانتا ہے کہ ویسے برفانی علاقے میں جہاں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے میں واقعۃً بیماری کا اندیشہ ہو تیمم کرنے کی اجازت ہے۔ کیا اس معروف مسئلہ سے ترکستان کے علماء ناواقف تھے کہ روس کے وفد کو ہندوستان آنے کی زحمت اٹھانا پڑی؟ اور پھر کیا دہلی کے علمائے کرام اس سے ناواقف تھے کہ انہوں نے اس شرعی رخصت پر عمل کا فتویٰ دینے میں بخل سے کام لیا؟ ظاہر ہے کہ یہ ایک غلط تہمت ہے جس کا تصور کسی عالم دین کے حق میں قبول نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک "وڈکا" پینے کا تعلق ہے اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن لیجئے حضرت دیلم حمیریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہمارا علاقہ بڑا سرد ہے اور سردی کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم ایک مشروب تیار کیا کرتے ہیں کیا اس کے استعمال کی اجازت ہے؟ فرمایا: کیا وہ شراب نشہ آور ہوتی ہے؟ بولے جی ہاں! فرمایا تب تو اس سے پرہیز لازم ہے، عرض کیا لوگ اسے چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوں گے، فرمایا: لوگ اسے ترک نہ کریں تو ان سے قتال کرو (ابو داؤد شریف صفحہ ۱۶۲ - جم - ۲)

کیا وقار صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی کم نگہی اور بے سوادی کا فتویٰ صادر کریں گے؟ نعوذ باللہ

۶۔ جناب وقار صاحب نے سنی سنائی بات کو بے موقعہ نقل کر کے صحافت کی کوئی خدمت نہیں کی، بلکہ اپنی ثقاہت و اعتماد کو مجروح کیا ہے۔ میرے ایک دوست کا کہنا ہے کہ وقار انبالوی صاحب بہائی مذہب کے پیرو ہیں، میں اپنے دوست کی اس بات پر اعتماد نہیں کر سکا اسی بنا پر مجھے احتجاج کی ضرورت بھی محسوس ہوئی ورنہ اگر میرے دوست کی بات صحیح ہے اور جناب وقار صاحب واقعی بہائی مذہب رکھتے ہیں تو میرے لئے شکایت کا کوئی موقعہ نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں اسلام سے لوگوں کو بدظن کرنا اور علمائے اسلام کو بدنام کرنا ان کا مذہبی مشن ہے۔ تاہم ان سے یہ توقع پھر بھی رکھوں گا کہ وہ اس مقصد کے لئے غلط افسانے تراشنے سے گریز کریں گے۔

قصیدۃ الحسنیٰ فی اسماء النبی العظمیٰ

محمد موسیٰ روحانی بازی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ امابعد۔ سنہ [illegible] کو بندہ کا قصیدۂ طوبیٰ در منظوم اسماء اللہ الحسنیٰ شائع ہوا تھا۔ عوام و خواص، مردوں اور عورتوں میں، عرب و عجم میں قصیدۂ طوبیٰ کو نہایت قبولیت حاصل ہوئی۔ حرمین شریفین میں متعدد علماء و اولیاء اللہ و عوام اسے بطور وظیفہ پڑھتے ہیں۔ قضائے حاجات کے لیے ہزارہا انسانوں نے تیر بہدف پایا، فالحمد للہ۔

متعدد احباب نے قصیدۂ طوبیٰ کے طرز پر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عربی میں منظوم کرنے کا بار بار ذکر کیا اور تاکید کی۔ ان کے اصرار کے علاوہ بندہ کو خود بھی اس کا بڑا اشتیاق تھا۔ بعد الاستخارہ و توکل علی توفیق اللہ کرتے ہوئے انہیں منظوم کیا۔ جو ناظرین و قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ سنہ ۱۳۹۳ھ کو جب بندہ سفر حج پر گیا تو قصیدہ تبرک خانہ کعبہ کے سامنے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے بالمواجہ اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قصیدہ بار بار پڑھا۔ پڑھتے وقت جو کیفیت قلبیہ ہوتی تھی وہ بیان سے باہر ہے۔ فائدہ۔ آیت لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ سے بطور تبرک تفاؤل اخذ کرتے ہوئے اس منظوم کا نام "الحسنیٰ" رکھتا ہوں۔

فائدہ۔ قصیدۃ الحسنیٰ میں ۱۵۱ نام جمع ہیں۔ جو کتب معتبرہ مثلاً مواہب، شرح زرقانی، قول بدیع وغیرہ سے بڑی احتیاط سے اخذ کیے گئے ہیں۔ بندہ کے علم ناقص میں ایسی جامع صورت میں قصیدۂ حسنیٰ دنیائے اسلام میں بے نظیر پہلی کوشش ہے۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ بعض اولیاء کرام کی دلی خواہش رہی کہ کوئی شاعر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم عربی میں اسی طرح منظوم کرے۔ فائدہ۔ ان اسماء مبارکہ کی برکت سے بہتوں کی دعائیں قبول و حاجتیں پوری ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ قارئین قصیدۂ حسنیٰ یہ برکات خود محسوس کریں گے۔ میں نے خود کئی مشکلات میں اسے نہایت مفید و مؤثر پایا۔ فائدہ۔ بعض محدثین نے لکھا ہے کہ شرکاء بدر صحابہ رضی اللہ عنہم کے اسماء جو بخاری میں ہیں پڑھنے کے بعد قبولیت دعا مجرب ہے۔ نیز حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے شرح الفیہ میں لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کے سات فقہاء جو اولیاء اللہ تھے کے نام بڑے مبارک ہیں۔ کاغذ پر لکھ کر گندم وغیرہ کھانے پینے کی چیزوں میں رکھنے سے ان میں بڑی برکت ہوگی۔ نیز ہر آفت ظاہرہ سے محفوظ ہوں گی۔ اپنے پاس رکھے تو ہر آفت سے امان ہوگی۔ درد سر [illegible] وغیرہ۔ وہ سات نام یہ ہیں: سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، خارجہ بن زید، عبیداللہ بن عبداللہ، سلیمان بن یسار۔ نیز اسماء اصحاب کہف کے فائدے تو مشہور ہیں۔ محدثین و اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے تجربہ کے پیش نظر اسماء اصحاب کہف کے چند فائدے یہ ہیں۔ حصول ہر مطلوب، بھاگتے ہوئے کی واپسی، آگ لگی ہوئی ہو تو اس میں ڈالنے سے وہ بجھ جائے گی۔ بچے کا رونا، کھیت کی آبادی و حفاظت، بخار، درد سر، ترقی وغیرہ کی آسانی، حفاظت مال وغیرہ وغیرہ مقاصد میں نہایت مفید ہیں۔ پس جب صحابہ رضی اللہ عنہم و بعض اولیاء اللہ کے ناموں کی اتنی برکات تجربہ سے ثابت ہو چکی ہیں تو سید الاولین والآخرین رحمۃ للعالمین کے اسماء کی برکات بے شک حساب سے باہر ہوں گی اور قضائے حاجات و قبولیت دعا کے لیے اکسیر ہوں گے۔

فائدہ۔ جس کو پڑھنا ہو وہ اول آخر میں تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔ قصیدہ پڑھتے وقت تمام توجہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رکھے اور یہ خیال تصور کرے کہ قاری مدینہ منورہ میں گنبد خضراء اور قبر مبارک کے سامنے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قصیدۂ حسنیٰ سنا رہا ہے۔ اسی استحضار و تصور سے انشاء اللہ بڑا فائدہ ہوگا، دل پہ کیفیت سرور طاری ہوگا۔

محمد موسیٰ روحانی بازی
استاذ جامعہ اشرفیہ - لاہور
پاکستان
۱۳۹۸ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ حَمِدْتُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِينَا
میں حمد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے
عَلَى النَّعْمَاءِ حَمْدَ الْمُخْلِصِينَا
اس کی نعمتوں پر اخلاص والوں کی حمد

۲ أُصَلِّي بَعْدَ حَمْدِ اللّٰهِ تَتْرَى
درود بھیجتا ہوں حمد خدا کے بعد مسلسل
عَلَى الْهَادِي نَبِيِّ الْمُرْسَلِينَا
ہدایت کرنے والے نبی پر جو تمام پیغمبروں کے نبی ہیں

۳ فَيَا رَبِّ احْمِنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي
اے اللہ مجھے بچا اپنے نفس کے شر سے
وَشَيْطَانٍ وَمَنْ كَانُوا خَؤُونَا
شیطان اور ان دشمنوں کے شر سے جو ہیں خیانت کرنے والے

۴ وَمِنْ مَرَضٍ وَآفَاتٍ وَغَمٍّ
اور بچا تمام امراض آفات اور غموں سے
وَمِنْ فِتَنٍ دَهَتْ جِسْمًا وَدِينًا
اور ان فتنوں سے جو عیب دار کریں جسم اور دین کو

۵ بِجَاهِ الْمُصْطَفَى الْأَسْنَى مَقَامًا
یہ دعا قبول ہو بحرمت نبی برگزیدہ بلند درجہ والے
حَبِيبِي رَحْمَةٍ لِلْعَالَمِينَا
میرے حبیب جو رحمت ہیں تمام عالم کے لیے

۶ مُحَمَّدٍ النَّقِيِّ الْقَلْبِ حَيًّا
خوب ستائش کیے ہوئے پاکیزہ دل والے حیات میں
وَمَيْتًا فَهْوَ أَزْكَى الطَّاهِرِينَا
اور بعد الموت۔ پس آپ تمام پاکیزوں سے زیادہ پاکیزہ خصال ہیں

۷ هُوَ الْمُدَّثِّرُ الْمُزَكَّى خُلْقًا
آپ لحاف اوڑھنے والے ہیں ستھرے اخلاق والے
هُوَ الْمُزَّمِّلُ الْمُقْرِي سِنِينَا
آپ کپڑے میں لپٹنے والے ہیں، قرآن و دین پڑھانے والے کئی سال تک

۸ رَفِيقٌ مِنَّةُ اللّٰهِ حَرِيصٌ
نرمی کرنے والے احسان خدا بہت چاہنے والے
عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَا
تمہارے ایمان کو اے مسلمانو

۹ فَصِيحٌ دَهْثَمٌ وَرِعٌ عَفِيفٌ
فصاحت والے، نرم خو، پرہیزگار، پاک دامن
وَسَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ أَجْمَعِينَا
اور سردار ہیں کل اولادِ آدم علیہ السلام کے

۱۰ جَوَادٌ صَاحِبُ الدَّرَجَاتِ بَرٌّ
سخی بلند درجات والے بڑے نیک
دَلِيلُ الطَّالِبِينَ الْحَائِرِينَا
رہنما ہیں حق کی جستجو کرنے والے حیران لوگوں کے لیے

۱۱ عَطُوفٌ سَيِّدُ الثَّقَلَيْنِ رَاجٍ
مہربان انس و جن کے آقا امید والے
وَرَحْبُ الْكَفِّ لِلْمُسْتَرْفِدِينَا
اور کشادہ ہاتھ والے مانگنے والوں کے لیے

۱۲ نَبِيُّ الرَّاحَةِ الدُّومِي قَطُوبٌ
دائمی راحت دینے والے نبی ہیں [illegible]
لِمَنْ لَبَّوْا وَتَابُوا مُصْلِحِينَا
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے لبیک کہا اور توبہ کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی

۱۳ مُقِيلٌ مُغْنِمٌ عَبْدٌ صَبُورٌ
معاف کنندہ غنیمت بندۂ خدا بہت صبر کرنے والے
وَإِنَّ اللّٰهَ عِنْدَ الصَّابِرِينَا
اور بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے پاس ہے

۱۴ جَلِيلٌ جَهْضَمٌ ذُو السَّيْفِ نَدْبٌ
عظمت والے معتدل سر گول پیشانی والے تلوار والے عقل مند
ضِيَاءٌ دَامِغُ الْمُسْتَكْلِبِينَا
روشنی دفع کرنے والے شریروں کو

۱۵ وَكَافٍ مُكْتَفٍ قُطْبٌ هُمَامٌ
کافی، اللہ پر بھروسہ کرنے والے، مدار دین، بلند ہمت سردار
وَمَكْفِيٌّ وَلِيُّ الصَّالِحِينَا
کفایت کیا ہوا، دوست ہیں نیکوکاروں کے

۱۶ مُهَيْمِنُنَا وَمُصْلِحُنَا شَفِيقٌ
ہمارے امین و محافظ اور اصلاح کرنے والے نبی شفقت والے
مُقِيمُ السُّنَّةِ الْغَرَّاءِ فِينَا
سنت بیضاء کے طریقہ ہمارے اندر قائم کرنے والے

۱۷ وَخَاتَمُ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ طُرًّا
اور تمام انبیاء علیہم السلام کے سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے
وَخَاتِمُهُمْ فَتَبَّ الْمُنْكِرُونَا
اور مُہرِ ختم نبوت، پس تباہ ہوں منکرین ختم نبوت

۱۸ فَلَا يُرْجَى النُّبُوَّةُ بَعْدَ هٰذَا
اور توقع نہیں رکھتا نبی نبوت کی اس کے بعد
سِوَى مَنْ كَانَ دَجَّالًا لَعِينَا
مگر وہ شخص جو ملعون دجال ہو

۱۹ فَلَعْنَةُ رَبِّنَا أَعْدَادَ رَمْلٍ
پس خدا کی لعنت ہو ریت کے ان گنت ذروں کے برابر
عَلَى الْأَتْبَاعِ وَالْمُتَنَبِّئِينَا
جھوٹے نبی کے متبعین پر اور جھوٹے مدعیانِ نبوت پر

كفيلٌ صاحبُ النعلين ليثٌ
کفالت والے ، مبارک جوتوں والے ، شیر و بہادر

وصاحبُ منبرٍ والٍ بلينا
مبارک منبر والے ، حاکم ہیں جو ہماری سرپرستی فرماتے ہیں

۲۱ وممنوحٌ و موعظةٌ ابو القا
کمالات دیئے ہوئے ، باعث عزت ، قاسم کے باپ

سمِ العالي اَبٌ للمؤمنينا
بلند ، تمام مومنوں کے روحانی باپ ہیں

۲۲ رشيدٌ صاحبُ الآيات يهدي
رُشد والے ، معجزات والے ، جو راستہ بتاتے

من استهدوا فرادى او ثُبينا
ہدایت مانگنے والوں کو ، تنہا تنہا ، اور گروہ در گروہ

۲۳ و اٰمرنا و ناهينا و قاضٍ
ہمیں امر ، و نہی کرنے والے ، اور فیصلے کرنے والے

طبيبٌ لحظُه يشفي الحزينا
دلوں کے طبیب ، کیونکہ آپ کی نگاہ ، غمگین کے لیے باعث تسکین ہے

۲۴ وسيمٌ مؤمنٌ منجٍ وسيمٌ
خوبصورت ، بڑے ایمان والے ، نجات دہندہ ، محسن والے

جبينٌ فاق كلَّ الفائقينا
معزز بدن والے ، فائق ہیں ، تمام ، معززین پر

۲۵ خليلُ الله محمودٌ شهابٌ
خاص دوست خدا ، ستائش کیے گئے ، شعلۂ حق

شكورٌ شاكرٌ للمحسنينا
زیادہ شکر کنندہ ، شکر گزار ہیں ، احسان کرنے والوں کے

۲۶ حبيرٌ حاملٌ للواءِ حمدٍ
خبردار ، حمد کا جھنڈا اٹھانے والے

و حمّادٌ حميدٌ العارفينا
اور زیادہ حمد کرنے والے ، ستائش کیے ہوئے ہیں تمام بزرگوں کے

۲۷ وحمدٌ احمدُ المختصُّ حمدًا
اور بہت ستائش ، سب زیادہ ثنا خواں خدا ، حمد آپ کی خصوصیت

فانّ الحمدَ كان له قرينا
کیونکہ حمد آپ سے (آپ کی امت و دین سے) وابستہ ہے

۲۸ سنيٌّ صيّنٌ نبأٌ و مرءٌ
بلند ، پاک نفس والے ، عظیم خبر ، مرد

عظيمٌ عصمةُ المستعصمينا
عظیم الشان ، پناہ ہیں ، حفاظت طلب کنندگان کے لیے

۲۹ و انورُ بارعٌ فهمٌ بديعٌ
خوب نورانی ، فائق ، بڑے سمجھ والے ، بڑے حسن والے

و رحمةٌ امامُ العاملينا
اور سبب رحمت ، نیک عمل کرنے والوں کے پیشوا

۳۰ و دانٍ خيرُ زلفٍ راجحٌ
خدا کے قریب ، فضل والے ، سبقت والے ، کمال میں راجح

و اوّاهٌ و بدءُ المخبتينا
خدا کے سامنے زاری کنندہ ، سردار و مبدء ہیں عاجزی کرنے والوں کے لیے

۳۱ كليمُ الله اكليلٌ مبرٌّ
اللہ تعالیٰ کے ہم کلام ، تاج انبیاء ، بہت نیکی کرنے

و فيئتنا اذا نحن ابتلينا
اور ہمارے مرجع ، جب ، ہم ، مبتلائے مصائب ہوتے ہیں

۳۲ و ذو شرفٍ و ذو مجدٍ كريمٌ
صاحب شرافت ، صاحب بزرگی ، با مروت سخی

و اذنُ الخيرِ خيرُ السامعينا
بہتر سننے والے ، سب سامعین سے بہتر ہیں

۳۳ و ذو تاجٍ و ذو خلقٍ عظيمٍ
صاحب تاج رسالت ، بلند اخلاق والے

و يروى كان قرآنًا مبينا
روایت ہے کہ آپ کے اخلاق بعینہٖ قرآن مجید تھے

۳۴ و صادقنا و مصدوقٌ و صدقٌ
ہم سب میں سچے ، سچے ہوئے ، بعینہٖ سچ

و اصدقنا مصدّقُ صادقينا
سب سے راستبازوں کی تصدیق کرنے والے

۳۵ و انّ الله ارسله سراجا
اور بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں بھیجا چراغ رُشد

و مصباحا هدًى نورًا مكينا
قندیل نجات ، ہدایت ، نور ، جاہ و منزلت والے

۳۶ و مفتاحا لجنّاتٍ اماما
اور جنتوں کی چابی ، پیشوا

و مأمونا و مدعوًّا امينا
امانت دار ، بلائے ہوئے اور معتمد

۳۷ و جدًّا خيرةَ الله مضيئا
خوش نصیب ، اللہ کے چنے ہوئے ، بذریعہ علم روشنی کرنے والے

و رضوانًا له علمًا متينا
اللہ تعالیٰ کی رضا ، علامت ہدایت ، قوی

۳۸ هو المدنيُّ مستغنٍ مبيحٌ
آپ مدینہ منورہ کے باشندے ہیں ، غیر اللہ سے مستغنی ، جائز بتانے والے

مدينةُ علمِ ربِّ العالمينا
آپ کامل شہر ہیں خدا تعالیٰ کے علم کا

۳۹ و مبتهلٌ و مثبتُ كلِّ امرٍ
اور عاجزی کرنے والے ، ہر شے کو قائم کرنے والے

على مأواه خيرُ المثبتينا
اپنی مناسب جگہ پر ، سب قائم کرنے والوں سے بہتر ہیں

۴۰ حجازيٌّ مزيلُ كلِّ شركٍ
سرزمین حجاز والے ، دور کرنے والے ، شرک کو

بدى في الناس احقابا مبينا
جو ظاہر ہو چکا تھا لوگوں میں کئی صدیوں سے

۴۱ شريفٌ هاشميٌّ يثربيٌّ
شریف ، ہاشمی ، یثرب (مدینہ) والے

و قرشيٌّ اذا ما ينسبونا
اور قریشی ہیں جب لوگ آپ کی نسبت بیان کریں

۴۲ صراطُ الله قائدُ كلِّ خلقٍ
اللہ تعالیٰ کی راہ ، تمام مخلوق کے رہبر

و لم نرَ مثله في القائدينا
اور ہم نے آپ جیسا قائد و رہبر نہیں دیکھا

۴۳ و فاضلُ كلِّ خلقِ الله شافٍ
اور تمام مخلوق ہر بڑے ، شفا دہندہ

يطبُّ الخالقُ المرضَ الدفينا
اللہ تعالیٰ کی روحانی طب کے ذریعہ پوشیدہ امراض سے

۴۴ وحيدٌ ناصبُ الاحكامِ مجدٌ
یگانہ خصائل ، احکام دین قائم کرنے والے ، بلند بزرگی

و ناشرها و كان بها قمينا
اور احکام پھیلانے والے اور آپ اس کے لائق تھے

۴۵ و واضعُ اصرِها عنا فشكرا
اور احکام کا بوجھ ہم سے کم کرنے والے ، پس ہم شکر گزار ہیں آپ کے

و واعدنا و سيّدنا يقينا
اور ہمارے ساتھ وعدہ نجات کرنے والے اور ہمارے سردار یقینا

۴۷ و عاملها و صادعها امتثالا
اور ان پر عمل کنندہ اور کھول کر بیان کرنے والے حکم خدا بجا لاتے ہوئے

و كان لامرِ خالقه ضمينا
اور آپ اللہ کے ہر حکم بجا لانے کے کفیل تھے

۴۸ و شارعها و صاحبُ شرعِه ما
اور احکام بیان کرنے والے ، صاحب شریعت ، آپ کی

اتمّ شريعةً و اتمّ دينا
شریعت کتنی اتم اور دین کتنا اکمل ہے

۴۹ سميعٌ ناطقٌ بالحقِّ حقٌّ
اسرار سننے والے ، حق بولنے والے ، حق

و كان الحقُّ فطرته و طينا
اور حق آپ کی فطرت و خمیر تھا

۵۰ حنيفٌ عاقبٌ ياسينُ امنٌ
حق کی طرف مائل ، انبیاء کے بعد آنے والے ، اے انسانوں کے سردار ، پیغام امن

نجيبٌ ذو جدودٍ منجبينا
شریف ، ان آباء و اجداد والے جو عالی نسب تھے

۵۱ نجيُّ الله موصولٌ شهيرٌ
اللہ کے ہمراز ، پہنچے ہوئے ، بڑی شہرت والے

هديةُ ربه للمهتدينا
اللہ تعالیٰ کا ہدیہ ہیں ، ہدایت پانے والوں کے لیے

۵۲ حكيمٌ حاكمٌ داعٍ و محيٍ
حکمت والے ، حکم کنندہ ، دعوت دہندہ ، زندگی بخشنے والے

قلوبا رانها ذنبٌ رُبونا
ایسے دلوں کو جن پر گناہ کا زنگ چڑھا ہوا تھا

۵۳ و مشهورٌ مصارعُ كلِّ قرنٍ
شہرت والے ، گرانے والے ، ہر مقابل کو

و اعطى مثلَ قوةِ اربعينا
اور آپ کو چالیس جنتی آدمیوں کی قوت دی گئی تھی

۵۴ و سِلمٌ للذين اتوه سِلما
اور صلح کرنے والے ان سے جو صلح کرتے آئیں

و حربٌ للذين يحاربونا
اور جنگ کرنے والے ان سے جو طالب جنگ ہوں

۵۵ و سيفُ الله سُلَّ على عدوٍّ
اللہ تعالیٰ کی تلوار جو سونتی ہوئی ہے دشمنوں پر

اذا دارت رحى حربٍ طحونا
جب بھی گھومنے لگے شدت جنگ کی پیسنے والی چکی

۵۶ و متلوٌّ عليه الوحيُ تالٍ
آپ پر وحی کی تلاوت کی گئی ہے ، تلاوت قرآن کرنے والے

وصولٌ واصلٌ ما يقطعونا
بلندی کو پہنچنے والے ، جوڑنے والے وہ رشتے جنہیں لوگ کاٹتے ہیں

۵۷ و عزُّ العربِ مقتصدٌ بليغٌ
عرب کی عزت ، درمیانی راہ چلنے والے ، بلاغت والے

و يقلى الله قوما مسرفينا
اور اللہ مبغوض رکھتے ہیں اسراف کنندہ قوم کو

۵۸ و جبّارٌ على الكفار بشرى
کفار پر غالب ہیں ، بشارت ہیں

لقومٍ مسلمين و مخلصينا
مسلمانوں اور اخلاص والوں کے لیے

۵۹ عليٌّ كاملٌ قمرٌ منيرٌ
بلند ، کامل ، چاند ، روشن کرنے والے

و قيّمنا و نحن به هُدينا
ہمارے سرپرست سردار اور ہمیں آپ کی برکت سے ہدایت ملی ہے

٦٠ أَجِيرٌ نَاصِحٌ مُسْتَغْفِرٌ مِنْ
پناہ دینے والے، خیرخواہ ... مانگنے والے
غَفُورٍ لِلْعُصَاةِ النَّادِمِينَا
اللہ تعالیٰ سے توبہ تائب گنہگاروں کے لیے

٦١ مُقَفٍّ ضَارِعٌ بَشَرٌ يَقِينًا
سب انبیاء کے بعد آنے والے، تواضع والے بشر ہیں یقیناً
وَنَصٌّ بَيِّنٌ فَتَبَّ الْجَاحِدُونَا
اور آپ کی بشریت نص سے ثابت ہے پس تباہ ہوں آپ کی بشریت کے منکرین

٦٢ شَفُوقٌ نَابِذٌ عَدْلٌ حَنَانٌ
شفقت والے، پھینکنے والے، عین عدل، رحمت
وَتَذْكِرَةٌ لِمَنْ يَتَذَكَّرُونَا
اور باعث نصیحت و یاد دہانی ہیں نصیحت ماننے والوں کے لیے

٦٣ أَسَدُّ النَّاسِ أَوْفَاهُمْ ذِمَامًا
سب سے زیادہ سیدھی راہ پر اور زیادہ وفادار حرمت کے
وَأَنْفَسُهُمْ إِمَامُ الْعَامِلِينَا
سب میں بہتر، پیشوا ہیں عمل کنندگان کے لیے

٦٤ أَشَدُّهُمْ وَأَوْفٰی أَلْمَعِيٌّ
سب سے زیادہ شدت و قوت والے، وفا کنندہ، تیز ذہن والے
وَأَمْجَدُهُمْ وَأَوْسَطُ مَاجِدِينَا
سب سے زیادہ شریف، سب شریفوں میں برگزیدہ

٦٥ وَأَتْقَاهُمْ وَأَخْشَاهُمْ لِرَبٍّ
سب سے زیادہ متقی اور زیادہ رب سے ڈرنے والے
وَأَعْلَمُهُمْ بِمَا هُمْ يَجْهَلُونَا
اور زیادہ جاننے والے ان امور کو جنہیں لوگ نہیں جانتے

٦٦ وَأَجْوَدُهُمْ وَأَحْسَنُهُمْ نَجِيدٌ
زیادہ سخی اور زیادہ اچھے، بڑے شجاع
وَأَرْجَحُهُمْ عَقْلًا رَزِينًا
سب سے اعلیٰ ہیں بلحاظ عقل سنجیدہ

٦٧ وَأَشْجَعُهُمْ وَأَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا
بڑے شجاع اور بڑے سچے باتوں میں
وَأَرْحَمُهُمْ وَأَوَّلُ مُسْلِمِينَا
اور زیادہ رحم کرنے والے اور پہلے مسلمان ہیں

٦٨ وَمَسْعُودٌ وَمُخْتَارٌ مُنِيبٌ
نیک بخت، مختار، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے
فَوَاتِحُ نُورِ عِلْمِ الْعَالِمِينَا
ظاہر کرنے والے ہیں علماء کی روشنی کو

٦٩ نَبِيُّ الْمَلَاحِمِ ذُو السَّرَايَا
نبی ہیں جہاد و جنگ کے، فوجوں والے
وَقَتَّالٌ قَتُولُ الشَّانِئِينَا
زیادہ قتل کنندہ، خوب ہلاک کرنے والے دین اسلام کو گالی دینے والوں کو

٧٠ مُلَقًّى آيَ قُرْآنٍ كَرِيمٍ
آیات قرآن کریم دیے ہوئے
وَذِكْرُ اللّٰهِ خَيْرُ الْعَالَمِينَا
اور خدا کا ذکر سارے عالم سے بہتر ہے

٧١ وَغَالِبُ كُلِّ ذِي جَيْشٍ عَظِيمٍ
اور غلبہ پانے والے ہر بڑی فوج والے پر
بِنَصْرِ اللّٰهِ خَيْرِ النَّاصِرِينَا
خدا کی مدد سے جو سب سے بہتر مدد کرنے والے ہیں

٧٢ وَصَاحِبُ كَوْثَرِ الْبَارِي فَيَسْقِي
اللہ تعالیٰ کی نہر کوثر والے تو آپ پلائیں گے
كِرَامًا مِنْهُ نِعْمَ الْمُسْتَقُونَا
اس سے نیکوکاروں کو، اچھے نصیب ان پینے والوں کے

٧٣ وَصَاحِبُ حَوْضَةِ الْمَوْرُودِ نَرْجُو
صاحب حوض کوثر جس پر مؤمنین آئیں گے، ہم بھی امید رکھتے ہیں
لَهُ كَأْسًا دِهَاقًا وَارِدِينَا
اس کے لبالب پیالے کی حوض پر آتے وقت

٧٤ رَؤُوفٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ هَادٍ
مہربانی کرنے والے، دونوں جہان کے سردار، ہدایت کرنے والے
وَمَهْدِيٌّ وَسَابِقُ سَابِقِينَا
ہدایت پانے والے اور سب سبقت کرنے والوں سے آگے ہیں

٧٥ وَتَنْزِيلٌ وَضَحَّاكٌ ضَحُوكٌ
نازل کیے ہوئے، خوش مکھ، بہت مسکرانے والے
وَمُصْلِحُ مَا عَسٰی أَنْ لَا يَكُونَا
اصلاح کنندہ ان امور کے جو بظاہر ناممکن تھے

٧٦ عَلَامَةُ قُدْرَةِ الْبَارِي فَلَاحٌ
قدرت خدا کی واضح علامت (باعث) کامیابی
مُقَدَّمُنَا شِفَاءُ الْمُفْلِحِينَا
ہم سب انسانوں سے آگے، روحانی شفا ہیں کامیابوں کے لیے

٧٧ مُبَيِّنُ شَرْعِهِ عَمَلًا وَفَجْرٌ
اپنی شریعت کو عملاً آسان کر دکھانے والے، مانند صبح
وَمُخْبِرُ حُكْمِهِ مَا يَعْلَمُونَا
وہ احکام بتانے والے جن سے لوگ ناواقف تھے

٧٨ حَلِيمٌ عُدَّةٌ وَمُبِيدُ شَرٍّ
حلم و حوصلے والے، ذخیرۂ آخرت اور نیست کرنے والے شر کو
وَقَدْ مَلَأَ السُّهُولَةَ وَالْحُزُونَا
جس نے پُر کر دی تھی (کل زمین) نرم و سخت زمین

٧٩ وَرَهَّابٌ وَرَجِلُ الشَّعْرِ زَاهٍ
خدا سے بہت ڈرنے والے، معتدل گھونگھریالے بال، بارونق چہرے والے
سَدِيدٌ زَاجِرُ الْمُتَهَتِّكِينَا
مضبوط و مستقیم، روکنے والے بے پردہ لوگوں کو

٨٠ وَأَبْلَجُ أَبْيَضُ الْأَعْضَاءِ حُسْنًا
کشادہ ابرو، چمکدار خوبصورت اعضاء والے
أَغَرُّ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ جَبِينًا
سب سے زیادہ نورانی چہرے والے، حسین تر جبین والے ہیں

٨١ وَحَطَايَا وَحَمْيَاطَا أَحِيدُ
حرم کے محافظ، عورتوں کو حرام سے روکنے والے (رومی نام)، آگ سے دور کرنے والے
وَقَدْمَايَا إِمَامُ الْمُتَّقِينَا
آگے آگے (رومی نام)، متقیوں کے پیشوا

٨٢ أَحُونَاخُ وَأَزْكٰی أَخْرَايَا
صحیح دین والے، مبارک تر، آخری نبی (انجیلی نام)
أَسَدُّ وَأُمَّةٌ لِلْمُقْتَدِينَا
مستقیم تر، جامع رہنما اتباع کرنے والوں کے لیے

٨٣ هُوَ الْحَاكِمُ الْحُلَاحِلُ مَاذْمَاذَا
آپ حاکم ہیں، بہادر آقا، صاف و ستھرے (توراتی نام)
وَفِي الْعُقْبٰی خَطِيبُ الْوَافِدِينَا
اور بروز حشر دربار خدا میں وفدوں کے خطیب

٨٤ وَخَيْرٌ فَارِقٌ فَارَقْلِيطَا
اور بہتر، حق و باطل میں فرق کنندہ، مخلص اور ہر حق کی روح (انجیلی نام)
وَتَلْقِيطُ مُبَشِّرُ يَائِسِينَا
تلقیط (رومی نام)، بشارت دینے والے ناامیدوں کو

٨٥ مُهَابٌ مُرْتَجَانَا طَابَ طَابَا
رعب والے، ہماری امیدوں کا مرکز، نفیس اور اچھے (توراتی نام)
صَفُوحٌ صَفْوَةٌ فِي الطَّيِّبِينَا
درگزر کرنے والے، برگزیدہ ہیں سب پاکیزوں میں

٨٦ مَرْضِيٌّ ذُو الْمَكَانَةِ مُرْتَضَانَا
رضا والے، بڑے مرتبہ والے، اللہ کے پسندیدہ ہمارے نبی
سَخِيٌّ ذُو عَطَايَا مَا ازْدُرِينَا
سخاوت والے، ان عطیات والے جو کسی طرح حقیر نہیں سمجھے جاتے

٨٧ وَمِيزَانٌ وَبُرْهَانٌ بَيَانٌ
میزان حق، دلیل، بیان حق
أَمَانُ اللّٰهِ عِنْدَ الْخَائِفِينَا
خدا تعالیٰ کی طرف سے امان ڈرنے والوں کے نزدیک

٨٨ مُعَزِّرُ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ
سزا دینے والے ہر متکبر سرکش کو
مُصَافِحُ كُلِّ مَنْ أَمْسٰی قَطِينَا
مصافحہ محبت کرنے والے ہر اس شخص سے جو خادم بنا

٨٩ وَخَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ الْمُقْتَفِي إِذْ
کل انبیاء میں افضل، سب کے آخر کیونکہ آپ
قَفَاهُمْ وَهُوَ خَيْرُ الْمُرْسَلِينَا
سب سے آخر میں پیدا ہوئے، اور آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں

٩٠ مَلِيٌّ دَعْوَةُ التَّوْحِيدِ بَدْرٌ
صاحب غناء قلبی، دعوت توحید والے، (نبوت کے) بدر
وَشَمْسٌ لَا كَشَمْسِ الْمُبْصِرِينَا
اور آفتاب ہیں لیکن اعلیٰ ہیں اس آفتاب سے جو آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے

٩١ طَفُوقٌ صَاحِبُ الْمِعْرَاجِ لَيْلًا
بڑے کامیاب، صاحب معراج، رات کے وقت
عَلَا حَتّٰی تَخَلَّفَ طُورُ سِينَا
بلند ہوئے یہاں تک کہ کوہ طور سینا کو پیچھے چھوڑ گئے

٩٢ رَفِيعُ الذِّكْرِ ذَاكِرُنَا وَذِكْرٌ
عظیم الشان ذکر والے، امت کو یاد کرنے والے، ذکر
وَمَذْكُورٌ مُذَكِّرُ تَائِبِينَا
یاد کیے ہوئے، نصیحت کرنے والے ہیں توبہ کنندگان کو

٩٣ صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ مُسْتَقِيمٌ
سیدھی راہ، درست عمل والے
وَذَكَّارٌ وَخَيْرُ الذَّاكِرِينَا
اور بہت یاد کرنے والے اور سب سے بہتر ذکر کرنے والے ہیں

٩٤ مُفَضَّلُنَا وَفَضْلُ اللّٰهِ طٰهٰ
ہم سب میں افضل، خدا کا فضل، اے انسان کامل
وَمِفْضَالٌ وَمُعْلِينَا سُكُونَا
بڑے مہربان اور ہمیں بلند کرنے والے اطمینان قلب کے لحاظ سے

٩٥ وَمُؤْتَمَنٌ مُهَاجِرُ مَوْلِهِ مَعْ
اور امانت والے، مکہ سے ہجرت کرنے والے، ساتھ
أَبِي بَكْرٍ وَمَا أَعْلٰی خَدِينَا
ابوبکر صدیقؓ کے، اور صدیقؓ بڑے اعلیٰ رفیق ہیں

٩٦ وَمَمْنُوعٌ وَمُنْحَمَنَا وَمُوحٰی
حفاظت کیے ہوئے، ستائش کیے ہوئے (سریانی نام)، بذریعہ وحی
إِلَيْهِ الْعِلْمُ فَوْقَ الْأَعْلَمِينَا
علم دیے گئے ہیں تمام اہل علم سے زیادہ

٩٧ زَكِيٌّ عَادِلٌ طَاسِينُ أَنْقٰی
پاکیزہ، عدل والے، طاسین، سب سے زیادہ پاکیزہ
مُعَلِّمُ حَاضِرِينَ وَغَائِبِينَا
تعلیم دینے والے حاضرین و غائبین کو

٩٨ وَدَارُ الْحِكْمَةِ الْعَلْيَاءِ وَمُوتٰی
بلند علم و حکمت کے مرکز، ہیں، انہیں عنایت کیے گئے
جَوَامِعَ كَلْمِهِ عِقْدًا حَسِينَا
جامع کلمات جیسے خوب صورت ہار

۹۹ وَ مَطْلَعٌ وَ مُطَّلِعًا نَبِيٌّ

مُنَادِيَ النَّاسِ إِيَّاكُمْ وَ زُونَا

۱۰۰ مُخَبِّرُهُمْ بِكُلِّ مَا يَأْتِيهِ وَحْيٌ

بِهِ لَمْ يَأْلُ جُهْدًا أَنْ يُبَيِّنَا

۱۰۱ مُحَلِّلُ مَا أُحِلَّ وَ مَا أَتَانَا

فَآمَنَّا بِهِ وَ بِهِ رَضِينَا

۱۰۲ أَحَادِيثُ النَّبِيِّ مُحَرِّمَاتٌ

كَمِثْلِ كِتَابِ رَبِّ الْعَالَمِينَا

۱۰۳ وَ لَمْ يَنْطِقْ بِهِنَّ هَوًى وَ وَهْمًا

فَهُنَّ الْوَحْيُ لٰكِنْ مَا تُلِينَا

۱۰۴ وَ قَدْ لُعِنَ الَّذِي قَدْ شَكَّ فِيهَا

غَدًا يَدْرِي الَّذِي ظَنَّ الظُّنُونَا

۱۰۵ وَ رَدُّ حَدِيثِهِ فِسْقٌ وَ كُفْرٌ

وَ يَكْفُرُ مَنْ يَظُنُّ بِهِ مُجُونَا

۱۰۶ وَ صَفِيٌّ بِهِ قُتُمٌ كَانَ بُشْرَى

لِعِيسَى وَهُوَ أَقْرَبُ مُبَشِّرِينَا

۱۰۷ مُعَقِّبُ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ طُرًّا

وَ مُعْلِنُ حُكْمِ رَبِّ الْمُعْلِنِينَا

۱۰۸ وَ عَبْدُ الْخَالِقِ اسْمًا فِي جِبَالٍ

وَ أَوَّلُهُمْ وَ آخِرُ مُرْسَلِينَا

۱۰۹ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ الْكُبْرَى وَجِيهٌ

وَ مَرْحَمَةٌ رَحِيمُ الرَّاكِعِينَا

۱۱۰ شَهِيدٌ شَاهِدٌ مَا كَانَ حَيًّا

وَ مَشْهُودُ الْمَلَائِكِ سَائِحِينَا

۱۱۱ خَطِيبُ النَّاسِ مَبْعُوثٌ لَبِيبٌ

خَطِيبُ الْأَنْبِيَاءِ السَّالِفِينَا

۱۱۲ وَ كَانَ خِطَابُهُ نُورًا فَطُوبَى

لِمَنْ سَمِعُوا لَهُ فِي الدَّهْرِ حِينَا

۱۱۳ وَ ذُو فَضْلٍ وَ ذُو عِزٍّ مُجُودٌ

وَ عَبْدُ اللّٰهِ رَبِّ الْعَابِدِينَا

۱۱۴ مَجِيدٌ نِعْمَةُ اللّٰهِ وَ غَيْثٌ

وَ أُمِّيٌّ غِيَاثُ الطَّالِبِينَا

۱۱۵ خَلِيلٌ قَاسِمٌ وَ اللّٰهُ يُعْطِي

وَ لَمْ يَلْفِظْ بِلَا لِلسَّائِلِينَا

۱۱۶ حَفِيٌّ جَامِعٌ مَلِكٌ مَلِيكٌ

نَذِيرٌ مُنْذِرٌ لِلطَّاغِينَا

۱۱۷ نَصِيحٌ خَاشِعٌ لَيْسَ حَبِيبٌ

مَحَجَّتُنَا وَ أَوْلَانَا يَقِينَا

۱۱۸ وَ أَوَّلُ شَافِعٍ وَ مُشَفَّعٍ بَلْ

هُوَ الْفَتَّاحُ بَابَ الشَّافِعِينَا

۱۱۹ سَبِيلُ اللّٰهِ مَنْ سَلَكُوهُ فَازُوا

بِفِرْدَوْسٍ وَ عَدْنٍ خَالِدِينَا

۱۲۰ وَكِيلٌ صَالِحٌ مُتَوَكِّلٌ فِي

أُمُورِ الدِّينِ تُكْلَانًا رَضِينَا

۱۲۱ وَ أَكْثَرُ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ جَمْعًا

وَ أَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ أَكْتَعِينَا

۱۲۲ رَقِيبٌ آخِذُ الْمُعْجِزَاتِ حِفْظًا

مِنَ النَّارِ الَّتِي لِلْكَافِرِينَا

۱۲۳ وَ سِيلَتُنَا نَسِيبٌ مُسْتَعِيذٌ

وَ نَجْمٌ ثَاقِبٌ لِلْمُدْلِجِينَا

۱۲۴ وَ ثَانِي اثْنَيْنِ فِي غَارٍ بِثَوْرٍ

تَقِيٌّ حَافِظٌ لِلْمُعْجِزِينَا

۱۲۵ مُجِيبٌ عَابِدٌ قُنُتٌ وَ وَافٍ

وَفِيٌّ وَاعِظٌ مَنْ يُحْرِمُونَا

۱۲۶ بَصِيرٌ عَالِمٌ حَاتِمٌ رَافِضٌ

بَشِيرٌ لِلْكِرَامِ الْمُحْسِنِينَا

۱۲۷ مُجِيرٌ فَاتِحٌ عَافٍ نَبِيَّةٌ

وَ كَانَ لِآيِ قُرْآنٍ مُبِينَا

۱۲۸ حَبِيبٌ حَاشِرٌ قُثَمٌ طَهُورٌ

مُطَهِّرُنَا مُطَهَّرُ رَاغِبِينَا

۱۲۹ تِهَامِيٌّ صَفِيُّ اللّٰهِ جَدٌّ

مُقَدَّسَةٌ وَ خَيْرُ مُقَدِّسِينَا

۱۳۰ وَ رُوحٌ ذُو الْهِرَاوَةِ سَرْخَلِيطَشُ

وَ زَاهِرُنَا وَ أَجْمَلُ زَاهِرِينَا

۱۳۱ ثَنَايَا ضَيْغَمٌ شَهْمٌ مُشِيرٌ

وَ فَارُوقٌ وَ خَيْرُ الْفَارِقِينَا

۱۳۲ وَ فَرْدٌ رَاكِبٌ جَمَلًا سَرِيعٌ

وَ عَائِدُنَا وَ خَيْرُ الرَّاشِدِينَا

۱۳۳ خَلِيفَةُ رَبِّهِ فِي نَشْرِ دِينٍ

وَ نُصْرَتِهِ وَ خَيْرُ النَّاصِرِينَا

۱۳۴ وَ جَوَّادٌ عِمَادٌ عُمْدَةٌ قَدْ

أَقَامَ الدِّينَ أَرْكَانًا وَ بُونَا

۱۳۵ حَبِيبُ اللّٰهِ بَهِيٌّ طَاطَا

بَهِيٌّ بَلْ بَهَاءُ الْأَجْمَلِينَا

۱۳۶ ثِمَالٌ لِلْأَرَامِلِ وَ الْيَتَامٰى

وَ كَانَ لِعِصْمَةِ الْبَارِي مَصُونَا

۱۳۷ حَفِيظٌ وَاسِعٌ خُلُقًا وَ عِلْمًا

وَ مُغْرَمٌ أَنْ نُطِيعَ وَ أَنْ نَدِينَا

١٣٨ شَدِيدٌ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ ضَرًّا ... وَخَيْرُ النَّاسِ خَيْرُ الْعَالَمِينَا

١٣٩ وَأَطْيَبُهُمْ بِخَيْرِ الطِّيبِ طَبْعًا ... وَأَلْيَنُهُمْ يَدَاهُ الْقَزُّ لِينَا

١٤٠ قَرِيبٌ ظَاهِرٌ جِسْمًا وَلٰكِنْ ... عَظِيمٌ بَاطِنٌ عَنَّا شُئُونَا

١٤١ كَثِيرُ الصَّمْتِ وَهَّابُ الْهَدَايَا ... وَمُنْتَجَبٌ وَمُنْتَخَبٌ يَقِينَا

١٤٢ وَرُوحُ الْحَقِّ رُوحُ الْقُدْسِ مَوْلًى ... وَرُوحُ الْقِسْطِ عِنْدَ الْمُقْسِطِينَا

١٤٣ وَسَيْفُ اللّٰهِ سَعْدُ الْخَلْقِ فَخْرٌ ... سَعِيدُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَا

١٤٤ مُحَرِّضُنَا عَلَى تَحْصِيلِ عِلْمٍ ... بِأَقْصَى الْمُلْكِ بَلْ لَوْ كَانَ صِينَا

١٤٥ عَلِيمٌ عَالِمٌ بَحْرٌ مُلِبٌّ ... زَعِيمُ الْأَنْبِيَاءِ الْغَابِرِينَا

١٤٦ صَبِيحٌ ضَابِطٌ سَنَدٌ زَكِيٌّ ... وَشَكَّارٌ وَزَيْنُ الْكَائِنِينَا

١٤٧ مُعِينٌ مُخْلِصٌ مُتَضَرِّعٌ فِي ... عِبَادَةِ رَبِّهِ يَبْكِي أَنِينَا

١٤٨ مُؤَيَّدُهُ وَمَنْصُورٌ سَلَامٌ ... وَمُنْتَصِرٌ وَنَاصِرُ صَالِحِينَا

١٤٩ مُسَلِّمٌ حَكِيمٌ مُهْدٍ عَزِيزٌ ... مُعَزِّرُنَا إِمَامُ الْعَالَمِينَا

١٥٠ وَمُغْنٍ سَابِقٌ عَرَبًا غَنِيٌّ ... بِقَلْبٍ أَيْنَ مِنْهُ الْمُكْثِرُونَا

١٥١ وَبَحْرٌ زَاخِرٌ عَيْنٌ وَنَجْمٌ ... وَبَرْقِلِيطُسٌ وَحَامِي الْمُرْسَلِينَا

١٥٢ وَشَتَّى نَاجِزٌ مُتَرَبِّصٌ فِي ... أُمُورٍ نَالَهَا الْمُتَرَبِّصُونَا

١٥٣ إِمَامُ الْخَيْرِ أَعْلَى مُجْتَبَانَا ... نَقِيبٌ مُتَّقٍ فِي الْمُهْتَدِينَا

١٥٤ وَعَيْنُ الْعِزِّ مَعْرُوفٌ عَفُوٌّ ... لَنَا فَرَطٌ تَقَدَّمَ كَيْ يُعِينَا

١٥٥ وَلَوْلَا سَيِّدِي مَا كَانَ كَوْنٌ ... فَكَانَ وُجُودُهُ مَاءً مَعِينَا

١٥٦ حَوَى أَسْمَاءَهُ الْعُلْيَا تَسُرُّنِي ... كَمِسْكٍ فِي الْمَحَافِلِ طَابَ حِينَا

١٥٧ وَزِنْتُ بِهَا النَّشِيدَ فَجَدَّ سَعْدِي ... كَدُرٍّ زَانَ أَصْدَافًا مُبِينَا

١٥٨ شَفَاعَتُهُ الْعَرِيضَةُ عُدُّ ذُلِّي ... وَمَأْمُولِي وَمَا بِي مُسْتَبِينَا

١٥٩ أَتَحْرِمُنِي شَفَاعَتَهُ فَلَا لَا ... فَإِنِّي مُسْلِمٌ رَبِّي يَمِينَا

١٦٠ نَعَمْ عَاصٍ وَلٰكِنْ مَسَّ جُرْمِي ... بِعُظْمٍ مِنْ حُنُوٍّ بِتُّ نَهِينَا

١٦١ وَجَلَّ الذَّنْبُ لِي وَأَجَلُّ مِنْ ذَا ... جَدَاكَ وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُحْسِنِينَا

١٦٢ فَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ أَهْلٌ ... لَهُ إِنْ لَا تَكُنْ مِنْ خَاسِرِينَا

١٦٣ بَلِ افْعَلْ رَبَّنَا مَا أَنْتَ أَهْلٌ ... لَهُ وَارْحَمْ فَكُنْتَ بِهِ قَمِينَا

١٦٤ خَفِيَّ اللُّطْفِ أَدْرِكْنِي بِلُطْفٍ ... وَحِزْبًا يَسْمَعُونَ وَيَقْرَءُونَا

١٦٥ وَصُحْبَةَ مُصْطَفَانَا أَرْضِهَا ... بِهِمْ دُونِي لِأَحْمَدِهِ قَطِينَا

١٦٦ وَرُؤْيَتُكَ الَّتِي تُنْسِي نَعِيمًا ... سِوَاهَا مَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَا

١٦٧ وَهَبْ لِي الرَّوْحَ وَالرَّيْحَانَ رَبِّي ... بِجَنَّاتِ الْعُلَى وَالْحُورَ عِينَا

١٦٨ وَأَنْتَ الرَّبُّ فَارْحَمْنِي فَإِنِّي ... دَعَوْتُكَ مُسْتَعِينًا مُسْتَغِيثَا

١٦٩ وَفِي اللَّهُمَّ ثَبِّتْنَا ثَبَاتًا ... عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى لَا نَخُونَا

١٧٠ وَحُبَّ كُلِّ مَا تَرْضَى لَنَا ... وَوَفِّقْنَا لِمَا يُجْدِي أَمِينَا

تمت

اہل بصیرت کے لیے ہر نگاہ میں عبرت اور ہر تجربے میں نصیحت ہے۔ (علیؑ)

خاموشی عالم کا زیور اور جاہل کی جہالت کا پردہ ہے (علیؑ)

ایمان کی عمارت چار ستونوں پر قائم ہے: ۱۔ یقین (۲) صبر (۳) جہاد (۴) عدل
(حضرت علیؑ)

ٹیلیفون نمبر ۶۷۵۴۵ | ہفت روزہ خدام الدین لاہور | رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۷۴

تعزیراتِ نبویہؐ

تحریر: عبداللہ خادم مظفرآباد، ملتان

★ عورت کے بدلے مرد قتل کیا جا سکتا ہے چنانچہ اس یہودی کو قتل کر دیا گیا جس نے عورت کے سر کو پتھروں سے کچل کر قتل کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

★ جو سوتیلی ماں سے نکاح کرے اس کو قتل کر ڈالو۔ (احمد و نسائی)

★ جو محرمات سے زنا کرے اسے قتل کر ڈالو۔ (ابن ماجہ)

★ اگر کوئی بلا اجازت گھر میں جھانکے تو اس کی آنکھ پھوڑ دو کوئی دیت وغیرہ نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

★ دانت کے بدلے دانت توڑنے کا حکم دیا مگر دونوں میں صلح ہوگئی۔ اور دیت دینا منظور کر لیا (بخاری و مسلم)

★ اگر حاملہ قتل عمد کی مرتکب ہو تو اس وقت تک قتل نہیں کرنا چاہیے۔ جب تک بچہ نہ جن لے۔ (ابن ماجہ)

★ مدافعت کرتے وقت اگر ظالم کو کوئی نقصان پہنچے تو مظلوم ذمہ دار نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

★ بیٹے کے عوض باپ کو قتل نہیں کر سکتے۔ (احمد و نسائی)

★ ایک شخص نے زنا کا اقرار کیا مگر عورت انکاری تھی آپ نے عورت کو چھوڑ دیا اور مرد کے درّے لگائے۔ معلوم ہوا کہ اگر عورت جھٹلائے تو مرد پر حد جاری ہوگی صرف حد جاری ہوگی سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

حکایتِ فرزی

محمد اسحاق خاں فرزی

مجھ سے میرے ایک معلّم دوست نے کہا کہ میں سارا دن شاگردوں کے ساتھ مغز کھپانے سے تنگ آجاتا ہوں۔

اتنا سنتے ہی میں اُسے ایک چراگاہ کے پاس لے گیا۔ جس میں مویشی چر رہے تھے۔ میں نے کہا۔ آج اس چراگاہ سے مویشی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جب یہ گھاس ختم ہو جائے گی تو بچے کھچے تنکوں پر خزاں کی زردی چھا جائے گی۔ لیکن اگلے موسم بہاراں میں نئی کونپلیں پھوٹیں گی اور یہ چراگاہ پہلے سے زیادہ ہری بھری ہو جائیگی کیونکہ موسم خزاں کے دوران گھاس کی جڑوں میں زندگی کے لوازمات بدستور موجود رہے اور اتنا عرصہ ان کی نشوونما ہوتی رہی۔ حتیٰ کہ بہاریں یہ پورے جوبن کے ساتھ خود کو عریاں کرنے لگے۔

میرا دوست میری اس گفتگو سے تنگ آکر بولا "آخر تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

میں نے دوبارہ گفتگو شروع کی۔" بالکل اسی طرح تمہارے علم سے کئی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے تمہارا دماغ وقتی طور پر تھک جاتا ہے۔ لیکن ذہن کی نسوں میں علم کی جڑیں بدستور ہری بھری رہتی ہیں اور ذہنی تھکاوٹ کے سبب ان کی نشوونما ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ کچھ عرصے کے بعد تمہارے علم میں پہلے سے زیادہ وسعت آجاتی ہے اور یہ مزید نشوونما پانے کے لیے بے تاب ہو کر شاگردوں پر عیاں ہو جاتا ہے۔ گویا یہ ذہنی تھکاوٹ اس خزاں کی مانند ہے جس کی اوٹ میں تمہارا علم بڑھتا رہتا ہے اور دن بدن فزوں تر ہوتا ہے۔

نیکی کی دلالت

اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ۔ (مسلم)

نیک کام کی ترغیب دینا نیکی کرنے والے کے برابر ہے۔

ع تیرے کہنے پر سدھر جائے خراب
تم کو بھی اتنا ملے گا یہ ثواب